لکل جعلنا منکم شرعة و منھاجا

شجراتِ طیّباتِ

مؤلف

شیخ المشائخ مفتی اعظم شاہ عبدالاول بن مولانا کرامت علی جونپوری رح

باہتمام

محمد فضیل بن حضرت مولانا غالب حسین جونپوری (مدظلہ العالی)

ناشر

مرکز طالب العلوم

ملاّ ٹولہ جونپور (الھند)

حضرت خالق کائنات کی عنایات بےغایات اور جناب رب الارباب رازق بریات کی ہدایون

اور تفضلات سے رسالۂ مفیدہ مبین طرقِ اولیاء متقدمین سابقین و مفصل سلاسلِ صوفیاء

متاخرین کاملین جامع اقوال و روایات۔ دافع شکوک و توہمات

موسومہ بہ

مؤلفہٗ

علامۂ نامی فہامۂ گرامی۔ فاضلِ اکمل مولانا حاجی قاری شاہ عبدالاول صاحب مرحوم ابن ہادیٔ

زمان مرشدِ دوران۔ حقائق آگاہ معارف دستگاہ۔ رافع اعلام شریعت مصطفوی حضرت مولانا قاری

حاجی شاہ کرامت علی صاحب جونپوری قدس سرہٗ جسکی بدرجۂ غایت ابنائے زمان متبع اہل عرفان کو ضرورت تھی

اب دوبارہ بعد نظر ثانی و ضروری اضافہ کے
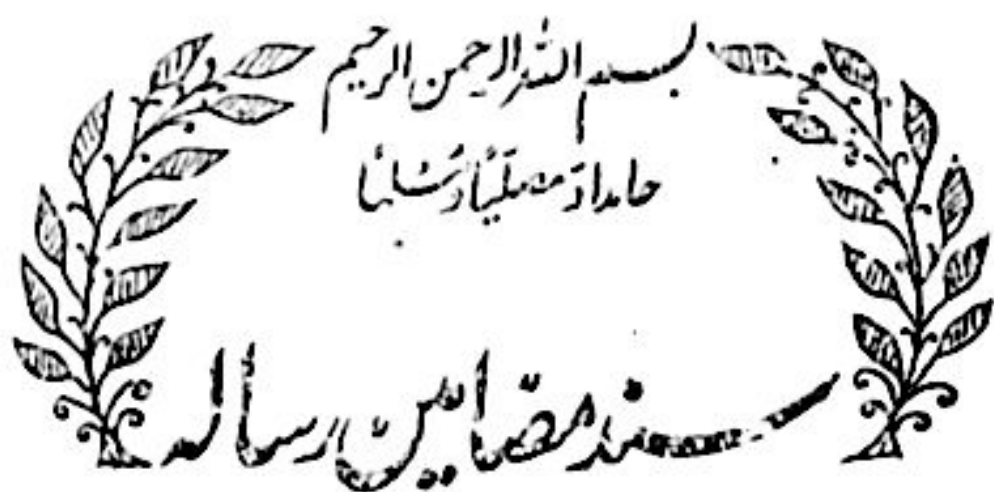
واسطے رفع شک و مزید اطمینان کے اطلاعاً لکھا جاتا ہے کہ وقت تالیف رسالہ ہذا مندرجہ ذیل کتابیں پیش نظر رہی ہیں ۔ طبقات الکبری ۔ نفحات الانس قول الجمیل ۔ جامع الاصول فی الاولیاء ۔ رسالہ قشیریہ ۔ لطائف اشرفی ۔ خزینۃ الاصفیاء ۔ ضیاء القلوب ۔ مخزن احمدی ۔ سراج الفقراء ۔ مکاشفات رحمت نور علی نور ۔ زاد التقوی ۔ تذکرۃ الرشید ۔ تعلیم الدین ۔ اخبار الاخیار ۔ معمولات مظہریہ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ۔ سیر الاقطاب ۔ ارشاد رحیمیہ ۔ قاموس ۔ صراح ۔ الطاف القدس وغیرہ

کتبہ الفقیر الی اللہ عز و جل
عبد الاول بن مولانا کرامت علی
الحنفی الجونپوری
سنہ ۱۳۲۶ھ

تحریرات ربانیات
سنہ ۱۳۲۶ھ
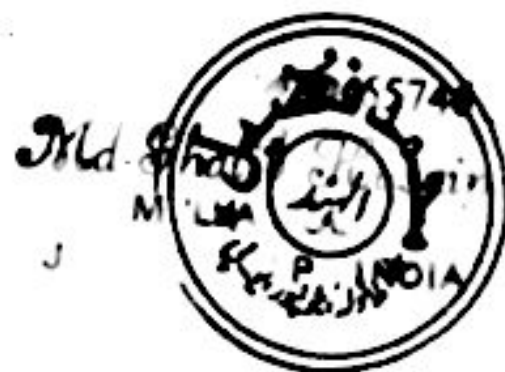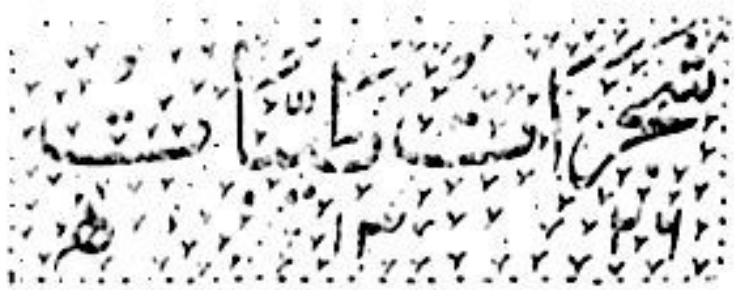
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَفَعَ دَرَجَاتِ الْعُلَمَاءِ اِلٰی کَمَالِیَّۃِ الْاَصْفِیَاءِ ، وَاَعْلٰی مَقَامَاتِ الْاَوْلِیَاءِ اِلٰی مَعَارِجِ بِدَایَاتِ الْاَنْبِیَاءِ ؛ فَسَلَکُوْا مَسَالِکَ الْمُرْسَلِیْنَ ، وَوَصَلُوْا اِلٰی مُشَاھَدَۃِ جَمَالِ ذَاتِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ بَعْدَ مَا جَاہَدُوْا فِیْ الْمُجَاہَدَاتِ ، وَقَاسَوْا مَنَادِرَ شَدَائِدِ الرِّیَاضَاتِ ؛ عَلٰی رُسُوْمِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ ؛ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْ اَنْزَلَہُ اللّٰہُ ؛ وَاقْتَفَوْا اٰثَارَ ھُدَاہُ ، وَامْتَثَلُوْا اَحْکَامَ الشَّرْعِ حَسْبَ مُقْتَضَاہُ ؛

امّا بعد خادم ارباب طریقت و شریعت خاکسار **عُبَیْدُ الْاَوَّل** بن عارف باللہ ہادی ہند و بنگال حضرت مولانا شاہ **کرامت علی** جونپوری قدس سرہ جملہ برادران اہل اسلام کی خدمت مبارک مین بکمال خیرخواہی عرض کرتا ہے کہ اس مرتبہ سنہ ۱۳۲۶ ہجری مین بکوشش اصحاب زمانہ بکشش آب و دانہ شہر گوالپاڑہ ملک آشام مین فقیر کا جانا ہوا۔ وہان کے حضرات کے اخلاق و اشتیاق سے میرا دل بہت خوش ہوا اور لوگون نے فقیر سے توبہ کرنے اور داخل سلسلہ ہونے کی آرزو کی فقیر نے مسلمانون کو بیعت توبہ و تبرک کرا کے داخل سلسلہ چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ محمدیہ کیا۔ حق سبحانہ تعالیٰ مشائخ سلسلہ کی برکت سے داخلین سلسلہ کو اتباع شریعت کی سچی توفیق بخشے اور استقامت نصیب کرے آجکل اہل بدعت دشمنان شریعت و طریقت نے طرح طرح لوگون کو دہوکا دیکر راہ سے بے راہ کرنا شروع کیا ہے وہان بھی بعض دشمنان دین اس ہدایت و بیعت شریعت و طریقت کو دیکھکر بے چین ہوگئے کہ یہان بھی حضرت مجدد بریلوی سید احمد قدس سرہ کے اجل خلیفہ حضرت مولانا کرامت علی صاحب جونپوری کی ہدایت کا آفتاب طلوع ہوا اور شریعت محمدیہ کے انوار جلالت آثار نے بیعت و رسومات جاہلیت

کی ظ[illegible]ن اور [illegible]یکون کو ثانا شروع کیا۔ تو کچھ بن نہ پڑا۔ آخر عوام کو دھوکا دینے کے لئے [illegible] [illegible]ل سے

تراشا کر چشتیہ۔ قادریہ۔ نقشبندیہ۔ مجددیہ۔ یہ چار طریقے مشہور ہین اسکے سوا پانچوان [illegible] کہان سے

نکلا اور یہ پانچوان طریقہ محمدیہ وہابیون کا طریقہ ہے۔ جو اسمین بیعت کراتا اور بیعت کرتا ہے وہ وہابی ہے

مگر ایسی ابلہ فریب اور بے بنیاد بات پر کوئی عقل والا کب خیال کرسکتا تھا۔ تاہم عوام اور سیدھے سادے مسلمانون

کے اطمینان کے واسطے ایسے غدار و مکار دشمن دین کا جواب دینا مناسب خیال کرکے فقیر نے یہ ایک

مختصر تحریر لکھی جسمین بزرگانِ طریقت و مشائخ شریعت کے سلسلون اور خانوادون کو بھائی مسلمانون کے

سمجھنے کے لائق تفصیل کے ساتھ دکھلایا ہے۔ جس سے اتنی بات تو ہر کسی کو معلوم ہو جائیگی کہ طریقۂ مشائخ

کو چار ہی طریقہ مین منحصر کرنیوالا نرا نادان بے بصر ہے۔ اور اس منزل اور راہ سے بالکل بے خبر ہے۔

	منزل عشق مکانے دیگراست		مردان رہ رانشانے دیگراست	

اور آخر مین اپنے خاندان کا شجرۂ نسب و شجرۂ بیعت اور دو استفتے اور چند خطوط علمائے عالی وقار و فضلائے

نامدار کے درج کردیے ہین۔ جو کہ مستفسرین احوال کیلیے انشاء اللہ کارآمد ہون گے۔

اگر طریقون کے کثیر التعداد ہونے کا حال دیکھنا ہو تو سراج الفقراء اور لطائف اشرفی اور ضیاء القلوب

اور جامع الاصول فی الاولیاء وغیرہ ملاحظہ ہو۔ اور اگر انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ کو دیکھا جائے تو ساری

اجمال کی تفصیل اس ایک ہی کتاب مین قابل اطمینان ملجائیگی۔ معترض کی جہالت و نادانی کے وجوہات

و اسباب تو بہتیرے ہین مگر سمجھنے کے لئے چند باتون کا اظہار ضروری ہے۔

۱۔ پانچوین طریقہ محمدیہ کو وہابیون کا طریقہ کہنا خود کسقدر غلط ہے اس عقل کے دشمن کو وہابیون کے عقائد

و اقوال کی بھی خبر نہین کہ وہابیون کے نزدیک تو سوائے شریعت کے جملہ طریقے و خانوادے

سب کے سب بدعت و ضلالت ہین تو اب صاحب سلسلہ کو وہابی کہنا کمال جہالت و بیوقوفی ہے

۲۔ جبکہ بیعت کو گروہ وہابیہ بدعت بتلاتے ہین تو نہ تو وہ کسی کو بیعت کرا سکتے نہ کسی سے بیعت کرسکتے

۴۔ گروہ وہابیہ مذہب کے قائل نہیں ہیں حنفی شافعی مالکی حنبلی چارون مذہبون کو یہ لوگ بدعت اور بد
کہتے ہین اور مذہب سے انکار کر کے بجائے حنفی کے اپنے کو محمدی کہتے ہین اور یہان تو حنفی مذہب والے
ہین کہ موافق اقوال امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور حنفی فقہ کے مطابق عملدرآمد کرتے ہین اور طریقۂ محمدیہ جو حقیقت مین نقشبندیہ
مجددیہ وغیرہ کی شاخ اور جامع جمیع طرق چشتیہ وقادریہ واحمدیہ وصابریہ و باقویہ وحسنیہ وغیرہ سے ہے
اسی وجہ سے اس سلسلۂ خانوادۂ محمدیہ مین حق تعالیٰ نے جمیع طرق کی برکت عطا فرمائی ہے کہ جسکا عام اثر یہ
ہے کہ اپنے نبی کی سنت وشریعت کی تعظیم ومحبت اس طریقہ والے کے دل مین جم جاتی ہے تو اس
خانوادۂ محمدیہ کو بھلا وہابیون سے کیا نسبت۔ یہ مشرب اہل طریقت کا ہے اور وہ مذہب اہل فسق وضلالت کا ع
ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا ٭ اور طریقے مشایخ کرام وصوفیائے عظام کے بہت ہین لیکن ہر ایک طریقہ کو
مناسبت ایک ملک سے ہے کہ وہان اکثر وہی طریقہ لوگون کے مذاق کے موافق اور طبیعت کے مناسب
ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عارف باللہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی انتباہ مین فرماتے ہین وہو ہذا۔
حاصل کلام کا یہ ہے کہ سب طریقون سے قادریہ طریقہ عرب اور ہندوستان مین بہت مشہور ہے اور نقشبندیہ
ملک ہندوستان ماوراء النہر مین بہت مشہور ہے اور حرمین مین بھی شایع ہوا ہے اور چشتیہ طریقہ ہندوستان
مین بہت مشہور ہے اور سہروردیہ خراسان وکشمیر وسندھ کے اطراف مین اور کبرویہ طریقہ توران وکشمیر مین اور
شطاریہ ہندوستان اور شاذلیہ مغرب اور مصر اور اُسکے اطراف اور مدینہ مین اور عیدروسیہ طریقہ
حضرموت مین آہ اور سراج الفقرا مین طریقۂ رزاقیہ کی ایک شاخ مقیم شاہی کو بتلایا ہے کہ ملک پنجاب
مین۔ اور دوسری شاخ خاکساریہ کو بتلایا ہے کہ ملک دکن مین رائج ہے۔ **اسیطرح** سے رفاعیہ وخلوتیہ
مصر مین اور مولویہ اطراف روم مین رائج ہے۔ پس اسیطرح حضرت مجدد بریلوی رحمہ اللہ کا طریقہ محمدیہ
ہندوستان وپنجاب مین مشہور معروف ہے اور ملک بنگال مین بکثرت رائج ہے۔ اور جب حضرت
سید صاحب قدس سرہٗ حرمین شریفین مین تشریف لے گئے تو وہان بھی بہت سے لوگ آپ سے

بیعت کرکے داخل سلسلہ ہوئے چنانچہ حضرت شیخ الاسلام مصطفیٰ [illegible] کے
امام تھے وہ بھی اسی سلسلہ کے خلیفہ مجاز تھے اسوقت سے یہ خانوادۂ محمدیہ عرب مین [illegible] پھر حضرت
حاجی شاہ امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے (جنکے پیر و مرشد حضرت میانجی نور محمد صاحب [illegible] کے سلسلہ
علیہ طریقۂ محمدیہ مین داخل ہوئے تھے) مکہ معظمہ کا قیام اختیار کیا تو پھر کیا پوچھنا وہین اس سلسلہ کو عرب مین رونق
ہوئی۔ اور ہندوستان سے اکابر علما و فضلا فقہا و محدثین در اقدس پر پہنچکر اسی سلسلہ علیہ مین داخل ہو کر فیضیاب
ہوئے اور ہزارون تشنہ لبون کے حلقوم مراد کو اپنے چشمۂ فیض سے سیراب فرمایا۔ آپکی ذات بابرکات سے
اب ایک اور خانوادۂ **امدادیہ** ایجاد ہوا اسیطرح یوماً فیوماً بزرگون کے اور بھی خانوادے ہوتے جائین گے
الحاصل جب اس خانوادۂ محمدیہ کو جو اصل مین مثل چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ وغیرہا۔۔ ہندوستان
و پنجاب و بنگال اور عرب تک کے لوگون نے قبول فرمایا۔ اور رد و انکار نہ کیا تو گویا علما و اکابر کا اس پر
اجماع ہوگیا ہے اور وہابی اجماع کے منکر مین پھر اب کسی دشمن دین کے بہکنے اور بہکانے اور بزرگون پر غلط
اتہام لگانے سے اس طریقہ پر جو آفتاب کی طرح روشن ہے کب خاک پڑ سکتی ہے۔ بلکہ انشاء اللہ ایسا گستاخ
و بے ادب خود دنیا و عقبیٰ مین ذلیل و خوار ہوگا اور اُسکا مکر و فریب اُسی کیلئے وبال جان ہوگا۔ اس رسالہ
کی تحریر مین ایک فائدہ یہ بھی مدنظر ہے کہ شاید ملک بنگال مین اسیطرح کا سودا کہین کسی دوسرے سر مین
اگر پیدا ہو تو یہ نسخۂ مفیدہ اُسکی جاہلانہ نزلے اور مادے کو دور کر کے صحیح الدماغ بنائے۔ یہانتک بات پھیلنے
نہ پائے۔ اس رسالہ کا نام **شجرات طیبات** رکھا۔ اللہ تعالیٰ اسکو قبول فرما کر میرا وسیلۂ نجات
کرے۔ آمین۔ بحرمۃ النبی۔ وآلہ الیامین۔ واللہ الہادی۔ وعلیہ اعتمادی

اللھم صل علی سیدنا ونبینا محمد النبی الامی الحبیب العالی القدر العظیم الجاہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم عدد کل معلوم لک

طریقۂ محمدیہ

یون تو لحاظ اصل الاصول جملہ حضرات مشایخ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جسم واحد ہین مگر باعتبار فروع وطرز اشغال بمنزلہ اعضا کے نام ونسب مین ممتاز وجدا اور ہر ایک کے فیوضات وبرکات کا رنگ بھی علیحدہ ہے اُن ہی فیوضات وبرکات کے لحاظ سے طریقے اور خانوادے (باسمائے مختلفہ) الگ الگ ہو گئے۔ چونکہ مبدا فیاض کے نامتناہی فیض حسب استعداد مستفیضین غیر محدود ہین۔ اس لئے خانوادے اور طریقے بھی مشایخ کے غیر محدود ہین۔ جو قیامت تک ہوتے رہین گے کہ اَلطُّرُقُ اِلَی اللّٰہِ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ۔ صوفیۂ کرام نے فرمایا ہے **دربابِ اسامی طُرق** یون سمجھنا چاہیے کہ طریقون کو جو ارباب طریقہ کی طرف منسوب کیا ہے اُسکا کوئی قاعدہ کلیہ مقرر نہین۔ کوئی تو صاحب طریقہ کے نام کی طرف منسوب کوئی لقب کی طرف کوئی پیشہ وحرفہ کیطرف کوئی مولد ومسکن کیطرف کوئی آبا واجداد کیطرف منسوب۔ کسی مین باطنی مناسبت ملحوظ جیسے قادریہ رزاقیہ جباریہ قدوسیہ مدنیہ نقشبندیہ عطاریہ حدادیہ چشتیہ جابریہ غزالیہ شاذلیہ مجددیہ محمدیہ غوثیہ وغیرہ کہ ان مین کہین علم کہین لقب کہین پیشہ کہین مولد کہین مرتبۂ باطنیہ کا لحاظ کیا گیا ہے۔ جو حضرات اکابر دین ومشایخ عظام صوفیہ کرام کے مسالک سے آگاہ ہین اُنکو تو کبھی کسی طریقہ کی نسبت وسوسہ اور وہم بھی نہین ہوتا۔ البتہ جو لوگ اس راہ سے ناآشنا ہین وہ نادانستہ اعتراض کر بیٹھتے ہین۔ حضرت مجدد بریلوی مولانا سید احمد شہید رحمہ اللہ کا طریقہ جو بوجہ کمال اتباع وفیوضات باطنی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہایت مناسبت رکھتا ہے اور نیز اسوجہ سے کہ اہل اللہ کو انبیا علیہم السلام سے ایک خاص مناسبت ہوا کرتی ہے۔ کوئی نسبت موسوی اور کوئی نسبت عیسوی کوئی نسبت محمدی سے سرفراز ہوتا ہے۔ حضرت مجدد بریلوی کو نسبت محمدی حاصل تھی اور آپ محمدی المشرب تھے اسوجہ سے آپ نے اپنے طریقہ کا نام **محمدیہ** رکھا

اس کا مفصل بیان زاد التقوی اور نور علی نور میں موجود ہے۔ واضح ہو کہ حضرت سید احمد [illegible]
طریقۂ محمدیہ میں شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے وقت سے آج تک ہزاروں اولیاء اللہ [illegible] داخل ہوئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں اور ہوتے رہیں گے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے جبکہ خود اپنے بھتیجے اور داماد اور بھانجے وغیرہ کو حضرت سید مجدد بریلوی کے حوالہ فرمایا۔ اور انھوں نے اپنے طریقۂ محمدیہ میں ان حضرات کو تعلیم سلوک و تربیت باطنی فرمایا۔ اسوقت کسی نے کبھی رد او ر انکار نہ کیا تو اب کسی متوہم کے توہم سے سوائے اس کے کہ خود اس کی سادہ لوحی اور نافہمی ظاہر ہو اور کیا ہونے والا ہے ؎ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ؛ میلش اندر طعنۂ پاکان برد ؛

عہ یہ دونوں کتابیں حضرت مولانا کرامت علی جونپوری خلیفہ [illegible] کی تالیف ہیں۔ ۱۲ [illegible]

ابتدائی سلسلہ

مبداء نبوت و رسالت
منبع شریعت و طریقت خاتم المرسلین سید
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
والہ وسلم

یار غار
عتیق
سیدنا حضرت ابو بکر صدیق خلیفۂ
رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم

شاہ ولایت
علی مرتضی
سیدنا حضرت علی مرتضیٰ خلیفۂ
رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم

حضرت
سلمان فارسی صحابی
خلیفۂ ابو بکر رض

حضرت
قاسم بن محمد بن ابی بکر
خلیفۂ سلمان فارسی رض

خواجہ
امام حسن بصری تابعی
خلیفۂ علی رض

کمیل
بن زیاد خلیفۂ
رض

عہ [illegible] سلسلہ [illegible]

فصل مشائخ کے طریقون کے ذکر مین

مشائخ طریقت کے بہت سے طریقے نکلے ہین اور قیامت تک برابر نکلتے رہین گے اور طریقے صرف چاہی مین محدود و منحصر نہین ہین۔ اور بعض طریقے بعض سے نکلے ہین۔ صرف نسبتی نام پہچان کیواسطے مقرر کئے گئے تاکہ سلسلہ صوفیہ کا معلوم ہو۔ اور درحقیقت کل طریقے حضرت علی مرتضی علیہ السلام یا حضرت سلمان فارسی تک پہنچتے ہین۔ اور نیچے کے سلسلہ مین شیخ طریقت مرشد کامل کیطرف طریقہ کی نسبت کر کے نام مناسب رکھا گیا تاکہ مابعد کے لوگ یہ جان لین کہ اسکا سلسلہ فلان بزرگ پیر طریقت سے ہے اور یہ شخص فلان خانوادہ کا ہے۔ یہان اجمالی طور سے چند مشہور طریقون کے نام بتائے جاتے ہین تاکہ ہر خاص وعام جان لے کہ جو لوگ کہتے ہین کہ طریقہ صرف چار ہی ہے پانچوان طریقہ نہین ہے وہ لوگون کو فریب دیتے ہین دیکھو جامع الاصول فی الاولیاء کے ابتدا مین اور سراج العقراء اور سلاسل اولیاء اور لطائف اشرفی اور خزینۃ الاصفیا اور ضیاء القلوب اور تعلیم الدین تو معلوم ہوگا کہ کس قدر کثیر التعداد طریقے صوفیہ کرام کے ہین۔ مشتے نمونہ از خروارے۔ تھوڑے سے نام یہان ذکر کئے جاتے ہین۔ تاکہ دماغ سے خبط اعتراض جو طریقہ محمدیہ پر ہوتا ہے نکل جائے اور مرض مالیخولیا سے نجات ملے۔ مندرجہ ذیل نام کے علاوہ اگر اور نام مشائخ کے طریقون کا یاد کرنا ہو تو جامع الاصول فی الاولیاء کا صفحہ [illegible] دیکھو اور لطائف اشرفی مین صفحہ [illegible] پڑھو۔ انشاء اللہ وسواس دفع ہوگا اور پوری واقفیت ہوجائے گی۔

طریقون کے نام

۱ اویسیہ ۲ خضرویہ ۳ نوریہ ۴ حلاجیہ ۵ طاؤسیہ
۶ قشیریہ ۷ حمویہ ۸ انصاریہ ۹ جامیہ ۱۰ وفائیہ
۱۱ قادریہ ۱۲ رفاعیہ ۱۳ مغربیہ ۱۴ لیویہ ۱۵ بکتاشیہ

برقیہ دسوقیہ شاذلیہ بدریہ [illegible] [illegible]
مداریہ عیدروسیہ عطاریہ صفویہ خلوتیہ [illegible]
علوانیہ ہمدانیہ جلالیہ کرمانیہ انواریہ [illegible]
سخاویہ چشتیہ نقشبندیہ مجددیہ جنیدیہ سہروردیہ
مولویہ صابریہ رزاقیہ جباریہ محمدیہ نظامیہ
نصیریہ سراجیہ طیفوریہ باقویہ قدوسیہ ابوالعلائیہ
طوسیہ فردوسیہ غوثیہ خلوتیہ جلوتیہ غزالیہ
حفیفیہ اکبریہ حسنیہ احمدیہ سعدیہ حمزویہ
شعبانیہ گلشنیہ بیرامیہ عشاقیہ بکریہ عباسیہ
زینبیہ ملامیہ سنبلیہ صادقیہ حسامیہ سعیدیہ
متبولیہ عیسویہ عثمانیہ قطبیہ حیدریہ فقریہ
مرشدیہ رضویہ جعفریہ بصریہ عمریہ نہدیہ
بیضاویہ شہابیہ براسحاقیہ بوقاسمیہ بہلولیہ غوریہ
قلندریہ ابدالیہ نوحانیہ کریمیہ فخریہ منعمیہ
خاکساریہ شہبازیہ اولیا شاہی نعمۃ اللہ شاہی ہاشم شاہی صدر شاہی
حسین شاہی ارزان شاہی وہاب شاہی مقیم شاہی محمود شاہی بدھن شاہی
بہڑل شاہی مرتضیٰ شاہی حبیب اللہ شاہی سید شاہی
دولہ شاہی امام شاہی قاسم شاہی سہاگ شاہی جھلی شاہی بیرن شاہی
جلی شاہی نوشاہی رسول شاہی ملا شاہی جلالی ؛ وغیر ذلک

فصل چار پیر چودہ خانوادون کے بیان مین

چار پیر کا بیان یہ ہے۔ شاہ ولایت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مشہور چار شخصون نے علم باطن سیکھے اور خلق اللہ کو حقیقت اور معرفت کی راہ تعلیم کئے۔ امام حسنؑ۔ امام حسینؑ۔ خواجہ حسن بصری۔ خواجہ کمیل بن زیاد انھین چار پیر کہتے ہین۔ کذا فی سراج الفقرا اور بعضون کے نزدیک مراد چار پیر سے حضرت علیؑ۔ حسن بصری خواجہ حبیب عجمی۔ عبد الواحد بن زید کوفی۔

چودہ مشہور خانوادون کا بیان۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلیفہ خواجہ حسن بصری تھے۔ خواجہ حسن بصری کے دو خلیفہ تھے۔ ایک حضرت حبیب عجمی۔ دوسرے عبد الواحد بن زید۔ اور حبیب عجمی سے نو خانوادے ہین (۱) خانوادۂ حبیبیان خود حبیب عجمی کا خانوادہ ہے۔ (۲) خانوادۂ طیفوریان۔ شاہ طیفور شامی کا۔ (۳) خانوادۂ کرخیان۔ خواجہ معروف کرخی کا۔ (۴) خانوادۂ سقطیان۔ خواجہ سری سقطی کا (۵) خانوادۂ جنیدیان۔ خواجہ جنید بغدادی کا۔ (۶) خانوادہ گازرونیان۔ خواجہ ابو اسحاق گازرونی کا۔ (۷) خانوادۂ طوسیان۔ خواجہ ابو یوسف علاؤ الدین طوسی کا۔ (۸) خانوادۂ فردوسیان خواجہ نجم الدین کبریٰ فردوسی کا (۹) خانوادۂ سہروردیان۔ خواجہ ابو النجیب سہروردی کا۔

اور خواجہ عبد الواحد بن زید سے پانچ خانوادے نکلے۔ (۱) خانوادہ زیدیان خود عبد الواحد بن زید کا (۲) خانوادۂ عیاضیان حضرت فضیل بن عیاض کا (۳) خانوادہ ادھمیان۔ خواجہ ابراہیم ادہم بلخی کا (۴) خانوادہ ہبیریان۔ ہبیرۂ بصری کا (۵) خانوادۂ چشتیان۔ خواجہ ابو اسحٰق چشتی کا۔

خواجگان چشت

یہ پانچ بزرگ ہین۔ (۱) خواجہ ابو اسحٰق چشتی (۲) خواجہ احمد چشتی (۳) خواجہ محمد چشتی۔ (۴) خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی (۵) خواجہ قطب الدین مودود چشتی۔ انھین بزرگون کے سلسلہ مین جو مرید ہوگا اسکو چشتی کہین گے۔ اور ان لوگون کے سلسلہ کو چشتیہ خاندان کہتے ہین۔

چونکہ مشہور چودہ خانوادے حضرت حسن بصری سے چلے ہیں اس واسطے سلسلہ انہیں سے شروع کیا گیا۔ منہ عفی عنہ

متعدد طریقون کے نکلنے کا بیان

اجمالی طور سے یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ خانوادۂ طیفوریان سے (جو بایزید بسطامی کا خانوادہ ہے) تین طریقے نکلے ہین۔ ایک طریقہ مداریہ دوسرا طریقہ شطاریہ تیسرا طریقہ نقشبندیہ اور یہ اصول ہین انسے اور شاخین بھی نکلی ہین۔ اور خانوادۂ کازرنیان سے طریقہ اولیا شاہی نکلاہے اور خانوادۂ جنیدیان سے طریقہ نعمت اللہ شاہی نکلاہے۔ اور اس طریقہ سے ہاشم شاہی طریقہ نکلاہے اور اسی طریقہ قلندریہ نکلاہے اور قلندریہ سے دو طریقہ صدر شاہی اور بہلول شاہی نکلاہے اور اس سے طریقہ حسین شاہی اور ارزان شاہی نکلا۔ اور خانوادۂ طوسیان سے طریقہ قادریہ نکلا اور یہ اصل الاصول ہے اور اس سے طریقہ جباریہ اور رزاقیہ اور وہاب شاہی اور اکبریہ نکلا۔ اور طریقہ رزاقیہ سے پانچ طریقہ نکلے ایک مقیم شاہی دوسرے میان میرخیل تیسرے خاکساریہ چوتھے محمود شاہی پانچوین محمدیہ علیہ اور خانوادۂ فردوسیان سے چار طریقے نکلے ایک بڈہن شاہی دوسرے بہڑل شاہی تیسرے مرتضیٰ شاہی چوتھے حبیب شاہی اور خانوادۂ سہروردیان سے دس طریقے نکلے ایک نوحانیہ دوسرے سید شاہی تیسرے دولہ شاہی چوتھے امام شاہی پانچوین شہبازیہ چھٹین قاسم شاہی ساتوین جھلی شاہی آٹھوین سہاگ شاہی نوین پیرن شاہی دسوین جلالی۔ اور خانوادۂ چشتیان سے سات طریقے نکلے ہین ایک بوقلندریہ دوسرے نظامیہ تیسرے صابریہ چوتھے کریمیہ پانچوین جلی شاہی چھٹین ملا شاہی ساتوین فخریہ اور طریقہ نظامیہ سے دو طریقے نکلے ایک سراجیہ دوسرے نصیریہ اور خانوادۂ نقشبندیان سے متاخرین کے کئی طریقے نکلے ہین ایک بوالعلائی دوسرے مجددیہ تیسرے محمدیہ چوتھے منعمیہ پانچوین رسول شاہی چھٹین نوشاہی اور اس کو خلیفہ شاہی بھی کہتے ہین۔ ان طریقون سے بھی اور شاخین بکثرت نکلی ہین مگر تفصیل موجب تطویل ہے فائدہ۔ رسول شاہی طریقے کے فقیر لوگ غیر متشرع ہوتے ہین اور چار ابرو کا صفایا کرتے ہین۔ تفصیل ان طریقون کی نقشہ مین دیکھو۔

خانوادہ طوسیان سے
قادریہ
طریقہ غوث اعظم
رزاقیہ
منسوب رزاق شاہی طریقہ
عبدالرزاق بن غوث اعظم
خاکساریہ
پارسی
خانوادہ فردوسیان سے
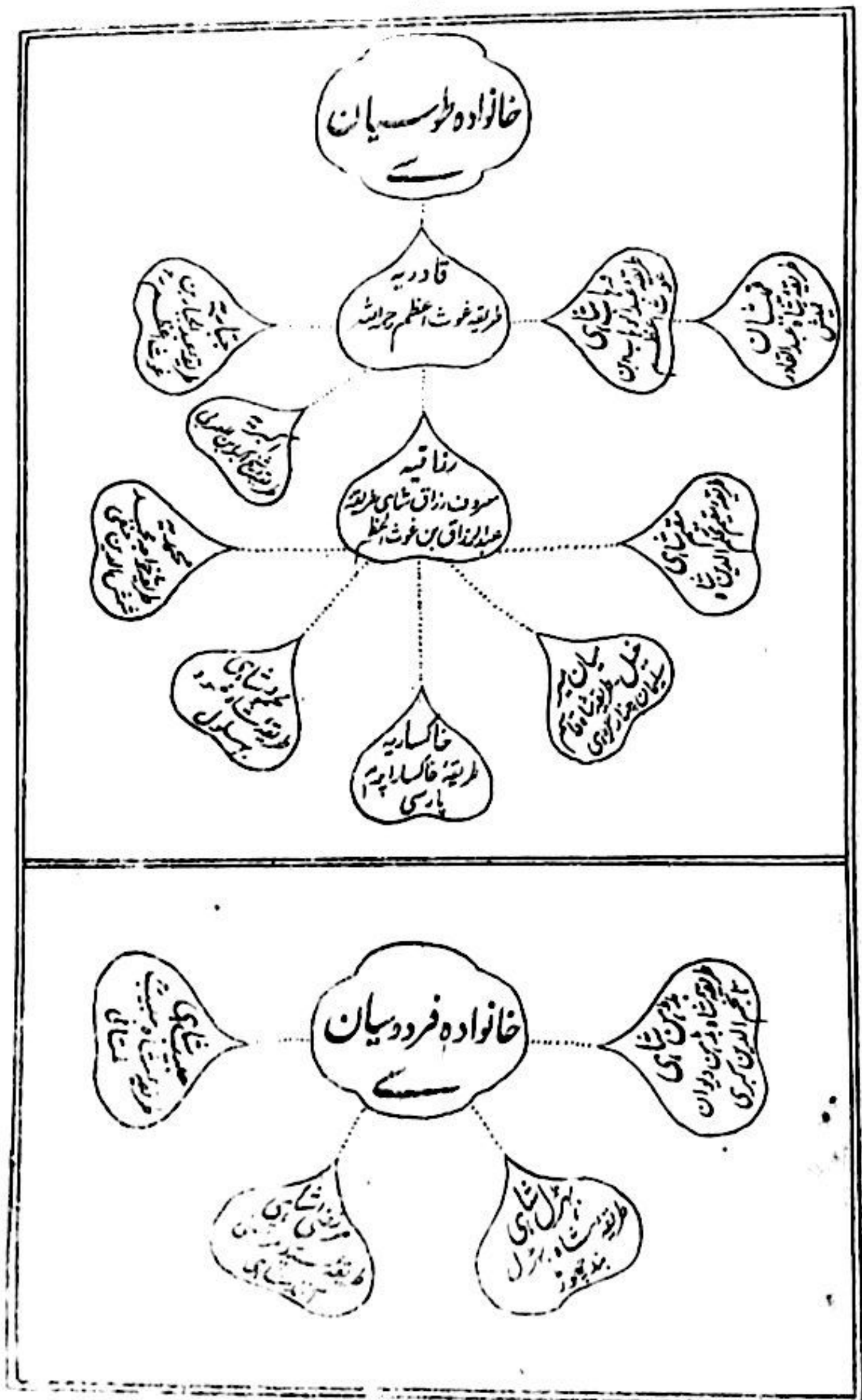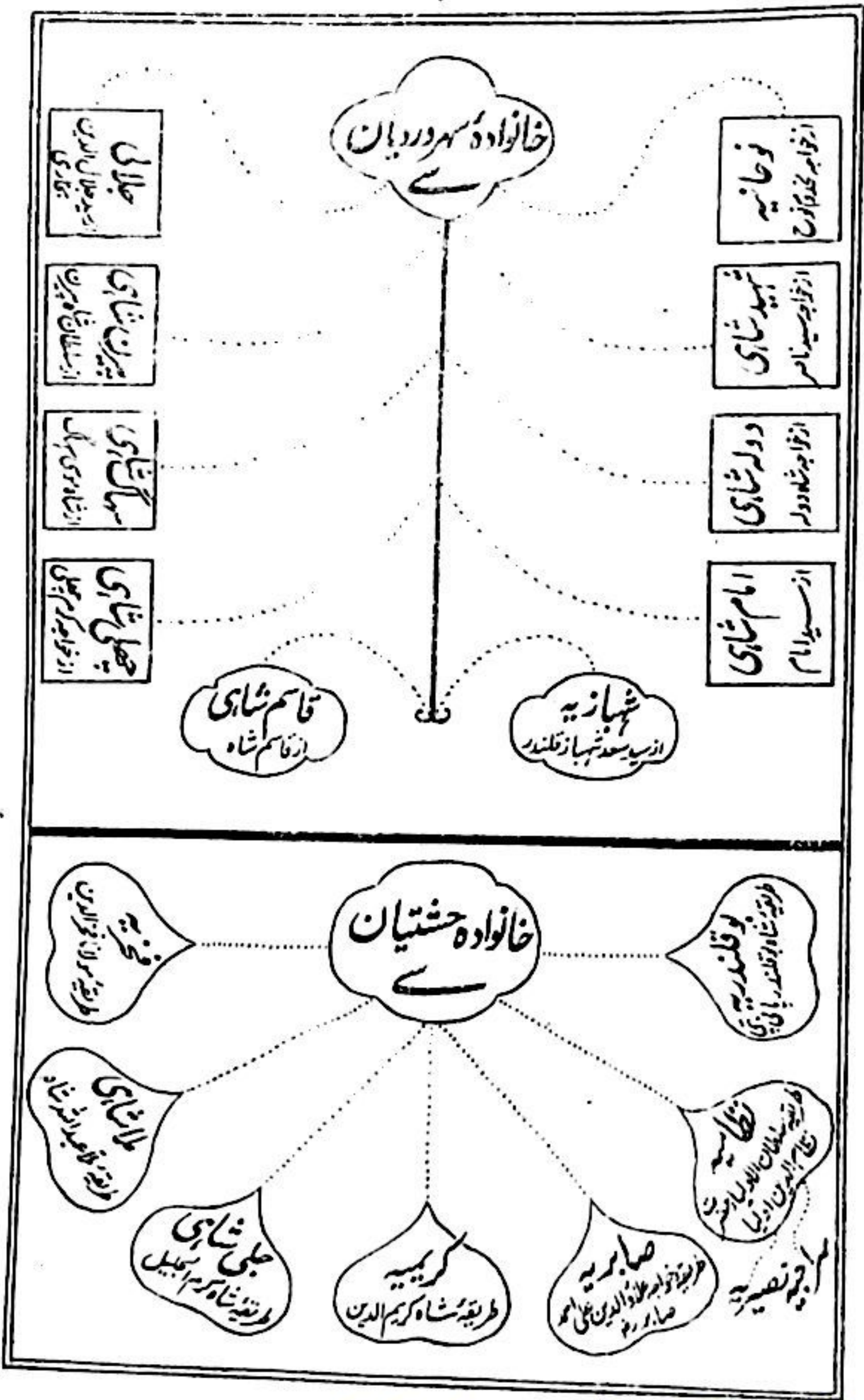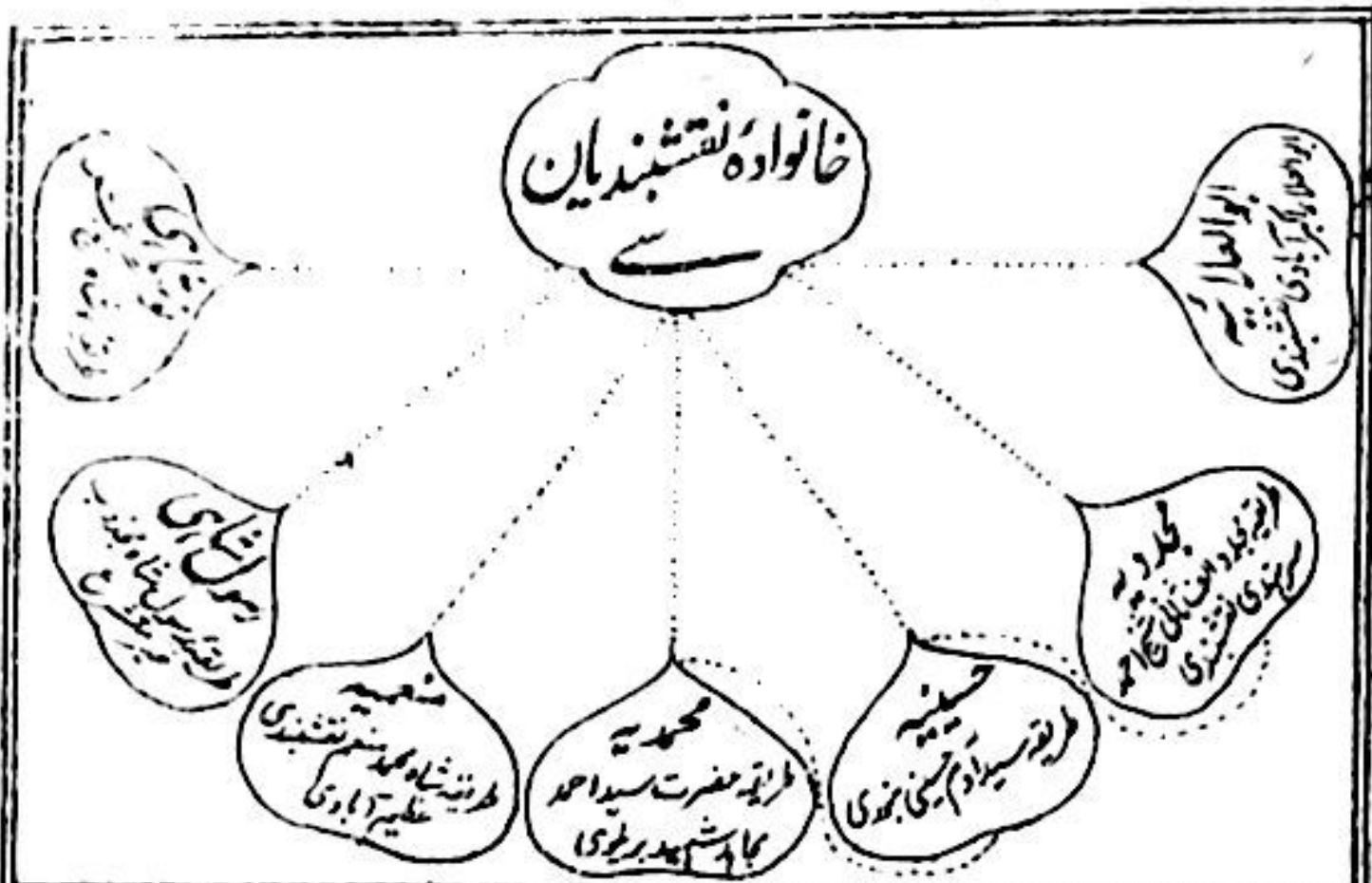
سلسلہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ

تمام مشہور خانوادوں کا مجموعہ چشتیہ۔ نظامیہ۔ قادریہ۔ حسینیہ۔ نقشبندیہ۔ مجددیہ ہے۔ پس چشتیہ نظامیہ سلسلہ کی انتہا حسن بصری خلیفۂ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک ہے۔ اور قادریہ حسینیہ سلسلہ کی انتہا امام حسین رضی اللہ عنہ خلیفۂ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تک ہے۔ اور نقشبندیہ مجددیہ سلسلہ کی انتہا قاسم ابن محمد خلیفۂ سلمان فارسی صحابی رضی اللہ عنہ تک ہے اور سلمان فارسی خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تھے۔ اور حضرت علی اور حضرت ابوبکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے۔ اور نسبت چشتیہ کی خواجہ معین الدین چشتی رح کی طرف۔ اور نسبت قادریہ کی غوث الاعظم عبد القادر جیلانی کی طرف۔ اور نسبت نقشبندیہ کی خواجہ بہاؤ الدین محمد نقشبند بخاری کی طرف ہے اور نسبت مجددیہ کی شیخ احمد سرہندی فاروقی مجدد الف ثانی رح کی طرف ہے اور یہ مشہور ہے۔ اور نسبت نظامیہ کی شیخ المشائخ نظام الدین اولیاء رح کی طرف ہے۔ اور نسبت حسینیہ کی سید آدم بنوری رح خلیفۂ مجدد صاحب کی طرف ہے۔ گویا نظامیہ اور حسینیہ اور مجددیہ میں تمام خانوادوں کی نسبت جمع ہو کر شاہ صاحب قدس سرہ کو ملی۔ نقشہ ملاحظہ کیجیے

سلہ آپ اور حضرت والد ماجد مولانا کرامت علی قدس سرہ سے مکہ معظمہ کے حرم شریف میں ملاقات ہوئی تھی ایک روز والد ماجد حجاج ہند کے امراء کرنا تک
حج حرم کی میں بیان فرما رہے تھے کہ امام مصطفےٰ مرادو حلقہ میں بیٹھ گئے اور وعظ سننے لگے بعد ختم وعظ والد ماجد سے مصافحہ فرما کر فرمایا
کہ آپ کے کلام و بیان سے مجھے اپنے مرشد کی بو معلوم ہوتی ہے آپ کس کے مرید و خلیفہ ہیں۔ جب سید احمد رحمہ اللہ کا نام مبارک
سنا بجد ہو کر بغلگیر ہوئے اور ہمیشہ خاص خصوصیت کے ساتھ ملتے رہے۔ امام صاحب ممدوح کا ذکر مکاشفات رحمت میں بھی ہے ۱۲ منہ
سلہ ولادت فقیر ۱۲۳۸ھ بمقام سندیپ ملک بنگال میں ہے۔ وقت وفات والد ماجد کے فقیر ہفت سالہ نیز دار رہتا مجلس
وعظ میں ہمیشہ والد کے ہم پہلو بیٹھا کرتا تھا اور وقت بیعت عامہ کے دست بدست ہمیشہ بیعت کرتا تھا۔ ۱۲ منہ عفی عنہ

سلسلۂ طریقت حضرت مولانا شاہ کرامت علی صدیقی حنفی جونپوری قدس سرہ

طریقۂ چشتیہ۔ عن مولانا السید احمد الشہید البریلوی عن مولانا الشاہ عبد العزیز عن مولانا الشاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی عن مولانا الشاہ عبد الرحیم عن الشیخ رفیع الدین عن الشیخ قطب العالم عن الشیخ نجم الحق عن القاضی خان یوسف الناصحی عن الشیخ حسن طاہر عن السید راجے حامد شاہ عن الشیخ حسام الدین المانکپوری عن الخواجہ نور قطب العالم عن الشیخ علاء الحق عن الشیخ اخی سراج عن سلطان الاولیاء نظام الدین عن الشیخ فرید الدین شکر گنج عن الخواجہ قطب الدین بختیار کاکی عن الخواجہ معین الدین الچشتی الی الحسن البصری عن علی کرم اللہ وجہہ۔ طریقۂ قادریہ وایضاً اخذ الطریقۃ القادریۃ الشیخ عبد الرحیم عن السید عبد اللہ الاکبر آبادی عن السید آدم البنوری عن الشیخ احمد السہرندی مجدد الالف الثانی عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن الشاہ فضیل عن السید گدا رحمن عن السید شمس الدین عارف عن السید گدا رحمن بن ابی الحسن عن الشیخ شمس الدین الصحرائی عن السید عقیل عن السید بہاء الدین عن السید عبد الوہاب عن السید شرف الدین قتال عن السید عبد الرزاق عن ابیہ غوث الاعظم سیدی محی الدین عبد القادر الجیلانی۔ الی الحسین بن علی عن ابیہ المرتضی۔ طریقۂ نقشبندیہ ومجددیہ وایضاً اخذ الطریقۃ النقشبندیہ والمجددیہ الشیخ عبد الرحیم عن السید عبد اللہ الاکبر آبادی عن السید آدم البنوری عن الشیخ احمد السہرندی مجدد الالف الثانی عن الخواجہ باقی باللہ عن الخواجہ محمد الامکنگی عن مولانا درویش محمد عن مولانا زاہد عن الخواجہ عبید اللہ الاحرار عن مولانا یعقوب الچرخی عن امام الشریعۃ والطریقۃ الخواجہ بہاء الدین النقشبند۔ الی سلمان الفارسی عن سیدنا ابی بکر عن رسول اللہ صلعم

سلسلۂ نسب حضرت مولانا شاہ کرامت علی صدیقی حنفی جونپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مولانا کرامت علی بن الفاضل الشیخ ابی ابراہیم محمد امام بخش بن الشیخ جار اللہ بن الشیخ گل محمد بن الشیخ نجیب الدین عرف شیخ محمد دائم بن الشیخ محمد فاضل بن الشیخ مولانا محمد ولی ابن الشیخ ابو محمد بن الشیخ عبد اللہ بن الشیخ ابو الفتح بن الشیخ حمید ابن الشیخ محمد حافظ التھانیسری (ساکن قصبہ نظام آباد) ابن المخدوم شاہ لاڈ حافظ بن الشیخ سعد اللہ حافظ ابن الشیخ برہان الدین بن الشیخ اشرف بن الشیخ قاضی نظام الدین بن الشیخ خواجہ نصیر الدین بن الخواجہ نجیب بن الخواجہ سیف اللہ بن الخواجہ شمس الدین بن الخواجہ بایزید بن الخواجہ عبد اللہ بن الخواجہ موفی بن الخواجہ مظفر بن

الخواجہ مصعب بن الخواجہ سیف اللہ بن الخواجہ نصیر الدین بن الخواجہ ابراہیم بن الخواجہ ابو علی ابن الخواجہ عمر ابن الخواجہ احد ابن الخواجہ ابو محمود ابن الخواجہ ابراہیم ابن الخواجہ احمد ابن محمد بن امیر المومنین ابی بکر الصدیق بن ابو قحافہ عثمان ابن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی التیمی القرشی ۔

حضرت سید احمد مجدد بریلوی کے بعض خلفاء کے نام

مولانا[1] عبدالحی برہانوی ۔ مولانا[2] محمد اسمٰعیل شہید دہلوی ۔ مولانا[3] حضرت سید عبدالجلیل برادر زادہ اور صاحب سجادہ قائم مقام حضرت امیر المومنین سید احمد شہید قدس سرہ ۔ مولانا[4] سید حیدر علی رامپوری ۔ مولانا[5] سید محمد علی واعظ رامپوری ۔ مولانا[6] محمد حسن رامپوری ۔ مولانا[7] جعفر علی صاحب بستوی ۔ مولانا[8] کرامت علی جونپوری ۔ مولانا[9] سخاوت علی جونپوری ۔ مولانا[10] رجب علی جونپوری ۔ مولانا[11] شیخ محمد تھانوی ۔ مولانا[12] احمد علی سہارنپوری ۔ میاں[13] جی نور محمد جھنجھانوی ۔ مولانا[14] ولایت علی عظیم آبادی ۔ مولانا[15] محمد وجیہ مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ ۔ قاضی[16] عبدالباری کلکتہ مولانا[17] امام الدین سوداری ۔ مولانا[18] حافظ جمال الدین محدث امام جامع مسجد کلکتہ ۔ جناب[19] صوفی نور محمد نظام پوری مولوی[20] غلام جیلانی رامپوری ۔ مولوی[21] سید اولاد حسن قنوجی والد نواب صدیق حسن خان ۔ نواب[22] وزیر الدولہ بہادر والی ریاست ٹونک ۔ مولوی[23] شجاعت علی عظیم آبادی ۔ مولوی[24] عنایت علی عظیم آبادی ۔ مولوی[25] سید امیر علی شہید ہنومان گڑھی (اجودھیا) واقع فیض آباد ۔ مولوی[26] سید محمد ظاہر بریلوی ۔ مولوی[27] سید محمد علی ہمشیرہ زادہ حضرت سید احمد شہید مصنف مخزن احمدیہ ۔ مولانا[28] شاہ اسحٰق دہلوی ۔ مولانا[29] عبدالغنی برادر خورد مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ ۔ مولوی[30] مخصوص اللہ ابن مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی ۔ مولانا[31] خرم علی بلہوری ۔ مولوی[32] عبداللہ بنارسی ۔ مولوی[33] خدا بخش میرٹھی مولوی[34] فخر الدین سہارنپوری ۔ حاجی[35] شاہ عبدالرحیم ولایتی شہید ۔ مولوی[36] حیدر علی دہلوی ۔ مولوی[37] زین العابدین مولوی[38] الٰہی بخش عظیم آبادی ۔ شاہ[39] احمد اللہ مظفر پوری ۔ حکیم[40] مغیث الدین شہید سہارنپوری ۔ مولوی[41] سید محبوب علی دہلوی ۔ مولوی[42] نظام الدین دہلوی ۔ مولوی[43] اکرام الدین دہلوی ۔ آخوند[44] شاہ محمد ولایتی ۔ بہرام[45] خان ولایتی مولوی[46] حبیب اللہ قندھاری ۔ مولوی[47] عبداللہ خان غزنوی ۔ حکیم[48] غلام سبحانی جھنجھانوی ۔ مولوی[49] سید محمد نصیر آبادی ۔ عم[50]

صوفیۂ کرام کے بعض مشہور طریقے اور سلسلے

اُوَیسِیّہ طریقہ حضرت اویس قرنی تابعی عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلسلہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ باوجود کمال عشق و محبت حاضری دربار رسولِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف و ممتاز نہ ہو سکے لیکن استفاضہ کمالات باطنی بلا واسطہ آپکی ذات جامع البرکات کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک سے حاصل ہوا تھا۔ روحانی فیض کی شرافت بزرگی سب سے اول بغیر ظاہری مرشد کے حضرت اویس کو نصیب ہوئی اسلئے اسکے بعد سے آج تک جس کسیکو مشائخ کرام میں سے فیض روحانی کسی ولی کامل سے حاصل ہوا اور ہوتا ہے اسکو مشائخ طریقہ اویسی کہتے ہیں **فائدہ** شیخ عطارؒ کا قول ہے کہ بغیر واسطہ کسی مرشد کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عنایت سے اسکی پرورش فرماتے ہیں اور یہ بڑا مقام ہے اور بعض اولیائے کرام جو کمال درجہ متبع سنت ہیں وہ بھی بعض طالبان حق کو تربیت روحانی فرماتے رہتے ہیں آور ابتدائے سلوک میں اکثر بزرگ کو یہ نسبت حاصل ہو جاتی ہے اور اویسی ہوتے ہیں بعد کسی مرشد سے مرید ہو کر ظاہری سلسلہ میں منسلک ہو جاتے ہیں جیسے حضرت نجم الدین کبریٰ و حضرت بدیع الدین شاہ مدار و خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند و خواجہ ابو علی فارمدی و ابو القاسم گرگانی طوسی شاہ اجمل بہرائچی و شیخ عبد القدوس گنگوہی و شاہ عبد الرحیم دہلوی والد مولانا شاہ ولی اللہ و حضرت سید احمد شہید بریلوی وغیرہم۔ اور بعض اویسیت ہی میں ابتدا سے انتہا تک پہنچ جاتے ہیں جیسے حضرت خواجہ ابراہیم متوکلی و مولانا زین الدین ابو بکر و خواجہ نظام الدین گنجوی و خواجہ حافظ شیرازیؒ وغیرہم۔ **فائدہ** اویسیت کی نسبت قوی اور صحیح ہے شیخ ابو علی

[illegible]

[illegible]

فارمدی کو ابوالحسن خرقانی سے روحی فیض ہے اور انکو بایزید بسطامی کی روحانیت سے اور انکو امام جعفر
صادق کی روحانیت سے تربیت ہے۔ چنانچہ رسالۂ قدسیہ میں خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے ذکر کیا ہے

خضرویہ طریقۂ خواجہ احمد خضرویؒ قدس سرہ سلسلہ عن حاتم الاصم عن شقیق البلخی عن ابراہیم بن ادہم
عن فضیل بن عیاض عن عبدالواحد بن زید الکوفی عن الحسن البصری عن امیرالمومنین علی بن ابی طالب عن خاتم النبوۃ والرسالۃ

نوریہ طریقۂ ابوالحسنؒ نوری قدس سرہ سلسلہ عن الخواجہ سید الطائفہ جنید البغدادی
عن السری السقطی عن المعروف الکرخی عن داؤد الطائی عن حبیب العجمی عن حسن البصری عن علی کرم اللہ وجہہ

فائدہ ابوالحسین احمد بن محمد النوری بغدادی المولد والمنشا بغوی الاصل صحب السری السقطی وابن ابی الحواری
وکان من اقران الجنید رحمہ اللہ مات سنہ خمس وتسعین ومائتین - قشیریہ -

حلاجیہ طریقہ حسین بن منصور حلاج قدس سرہ سلسلہ عن سید الطائفہ الجنید البغدادی

طاؤسیہ طریقۂ شیخ ابوالخیر اقبال حبشی طاؤسی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ توکل عن الشیخ عبداللہ
محمد بن سعدان عن الجنید -

قشیریہ طریقۂ شیخ ابوالقاسمؒ عبدالکریم قشیری قدس سرہ سلسلہ عن الخواجہ ابی علی الدقاق عن
ابی القاسم النصیر آبادی عن الشیخ ابی بکر الشبلی عن سید الطائفہ الجنید البغدادی -

حمویہ طریقۂ شیخ ابوعبداللہ حموی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ ابی علی عن الشیخ ابی القاسم السدی
عن الشیخ ابی محمد رویم عن سید الطائفہ الجنید البغدادی -

انصاریہ طریقۂ خواجہ شیخ عبداللہ انصاری قدس سرہ سلسلہ عن الخواجہ ابی الحسن الخرقانی عن محمد الجریری عن الجنید

جامیّہ طریقۂ قدوۃ الاسلام خواجہ احمد جام قدس سرہ **سلسلہ** عن الخواجہ ابی سعید ابی الخیر المخزومی عن الخواجہ ابی الفضل بن الحسن السرخسی عن الخواجہ ابی نصر السراج الطوسی عن الخواجہ ابی محمد رُدیم عن سید الطائفہ الجنید البغدادی ۱۲ ؎ وفات احمد جامی ۵۳۶ھ ہجری میں ہے ۱۲ نفحات الانس

لیویّہ طریقۂ شیخ احمد لیوی قدس سرہ **سلسلہ** عن الخواجہ یوسف الہمدانی عن الشیخ ابی علی الفارمدی عن ابی القاسم الگورگانی عن الشیخ ابی عثمان المغربی عن الشیخ ابی علی حسن ابن الکاتب عن الشیخ ابی علی الرودباری عن الخواجہ جنید البغدادی -

مغربیّہ طریقۂ شیخ ابو مدین شعیب مغربی قدس سرہ **سلسلہ** عن ابی النصر مسعود المغربی عن الشیخ الفقیہ ابی الحسن علی عن الشیخ ابی بکر المعافری عن حجۃ الاسلام الامام محمد الغزالی عن شیخ الحرمین ابی المعالی عبد الملک المکی عن ابی محمد عبد اللہ الجوینی عن الشیخ ابی طالب المکی عن الشیخ ابی بکر الشبلی -

قادریّہ طریقۂ حضرت پیران پیر غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ ابی سعید مبارک المخزومی عن الشیخ ابی الحسن القرشی عن الشیخ ابی الفرح الطرطوسی عن الشیخ ابی الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز التمیمی عن الشیخ ابی بکر شبلی الیضاً عن الشیخ ابی صالح عن السید موسیٰ عن السید عبد اللہ عن السید یحییٰ عن السید موسیٰ عن السید داؤد عن السید موسیٰ عن السید عبد اللہ محض عن السید حسن المثنیٰ عن الامام حسن بن علی المرتضیٰ

اکبریّہ طریقۂ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ جلال الدین یونس ابن یحییٰ الہاشمی العباسی عن شیخ الوقت محی الدین عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ -

رزّاقیّہ طریقۂ حضرت شاہ عبد الرزاق بن غوث پاک محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ نقشہ صفحہ ۱۵ دیکھو -

جباریّہ طریقۂ حضرت شاہ عبد الجبار بن غوث الاعظم قدس سرہ - نقشہ صفحہ ۱۵ دیکھو -

خفیفیّہ طریقۂ حضرت محمد بن خفیف شیرازی خلیفۂ ابو محمد رُدیم قدس سرہ **سلسلہ** عن الخواجہ احمد الدینوری

ھباء اللہ خفیف ۱۲

عن الخواجہ ممشاد الدینوری عن الخواجہ سید الطائفہ جنید البغدادی رح

سہروردیہ طریقہ حضرت امام الطریقہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ ضیاء الدین ابی النجیب السہروردی عن الشیخ وجیہ الدین عبد القاہر السہروردی عن الشیخ ابی محمد بن عبد اللہ الخفیف عن الخواجہ احمد الدینوری عن الخواجہ ممشاد الدینوری -

کبرویہ خوارزمیہ طریقہ میر سید حسن خوارزمی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ نجم الدین الکبری عن اسمعیل القیصری عن محمد امان عن داؤد بن محمد عن ابی العباس بن ادریس عن ابی القاسم بن رمضان عن الشیخ ابی یعقوب الطبری عن الشیخ ابی عبد اللہ عمرو بن عثمان المکی عن الشیخ ابی یعقوب اسحق النہرجوری عن ابی یعقوب السوسی عن الخواجہ عبد الواحد بن زید الکوفی - **ایضاً** عن الشیخ نجم الدین الکبری عن الشیخ عمار یاسر عن الشیخ ابی النجیب السہروردی عن الشیخ احمد الغزالی عن الشیخ ابی بکر النساج عن الشیخ ابی القاسم الجورقانی عن ابی عثمان المغربی عن ابی علی ابن الکاتب عن الشیخ ابی علی الروذباری عن سید الطائفہ جنید البغدادی -

رفاعیہ طریقہ حضرت سید احمد کبیر رفاعی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ علاؤ الدین علی الواسطی عن الشیخ ابی الفضل عن ابی علی العلام عن الشیخ ابی الباز یازی عن الشیخ علی العجمی عن الشیخ ابی بکر الشبلی -

غزالیہ طریقہ شیخ احمد غزالی برادر حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ ابی بکر النساج عن الشیخ ابی القاسم الجورقانی عن الخواجہ ابی عثمان المغربی عن ابی علی ابن الکاتب عن الشیخ ابی علی الروذباری عن سید الطائفہ (**فائدہ**) توفی الشیخ احمد الغزالی ۵۲۰ھ کذا فی النفحات للعلامۃ الجامی -

شاذلیہ طریقہ حضرت سید نور الدین ابو الحسن علی شاذلی قدس سرہ سلسلہ عن الشریف

عبدالسلام ابن شیش عن الشیخ شرف الدین المدنی عن الشیخ تقی الدین الصوفی عن الشیخ ابی الحسن علی عن الشیخ تاج الدین عن الشیخ شمس الدین عن الشیخ قطب الدین محمود القزوینی عن الشیخ ابی اسحٰق ابراہیم المصری عن الشیخ ابی القاسم المیردانی عن الشیخ فتح السعودی عن الشیخ سعید القیروانی عن الشیخ محمد الجاربردی عن الامام الحسین عن علیؓ

مَدَارِیَّہ طریقہ حضرت قطب المدار شیخ بدیع الدین قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ محمد طیفور الشامی عن الشیخ یمین الدین الشامی عن الشیخ زین الدین المصری عن الشیخ عبدالادل السجادندی عن الشیخ ابی الربیع المقدسی عن الخواجہ عبداللہ المکی صاحب الرایہ (علمبردار) عن علی المرتضیٰؓ ایضاً عن الشیخ محمد طیفور الشامی عن الشیخ یمین الدین الشامی عن الشیخ یمین الدین الشامی عن الامام عبداللہ صاحب الرایہ۔ عن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

وَفَائِیَّہ۔ طریقہ تاج العارفین ابوالوفا کردی قدس سرہ **سلسلہ** عن السید محمد شنبکی الیمنی عن الشیخ ابی بکر الاہوازی عن الشیخ محمد سہل التستری عن الشیخ سہل بن عبداللہ التستری عن الرجا العطار عن الفضیل بن عیاض

عَیدَرُوسِیَّہ طریقہ حضرت قطب وقت سید عفیف الدین عبداللہ عیدروس حضرمی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ ابی بکر سکران الحضرمی عن عمہ السید عمر عن ابیہ السید عبدالرحمٰن السقاف عن ابیہ الشیخ محمد بن علی مولی الدویل عن ابیہ السید علی بن علوی عن ابیہ السید علوی بن محمد عن السید محمد باعلوی فقیہ المقدم عن الشیخ عبداللہ الصالح عن الشیخ عبدالرحمٰن المقعدی عن الشیخ قطب العالم ابی مدین شعیب المغربی۔

عَطَّارِیَّہ طریقہ حضرت شیخ فریدالدین عطار علیہ قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ برہان الدین ابی محمد الہمدانی عن السید ابی الرضا فضل الدین حسین عن السید عماد الدین ابی الصمصام الحسینی عن السید ابی القاسم بن رمضان عن الشیخ ابی یعقوب الطبری عن الشیخ ابی عبداللہ عمر بن عثمان المکی عن الشیخ ابی یعقوب اسحٰق النہرجوری الخ

[illegible]

ہمدانیہ طریقہ میر سید علی ہمدانی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ شرف الدین محمود عن الشیخ رکن الدین علاء الدولہ السمنانی عن الشیخ نور الدین عبدالرحمن عن الشیخ علاء الدین احمد جورفانی عن الشیخ رضی الدین علی لالا الغزنوی عن الشیخ مجدالدین البغدادی عن الشیخ نجم الدین الکبرے۔

مولویہ طریقہ حضرت مولوی معنوی مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ سلسلہ عن الخواجہ شمس الدین محمد التبریزی عن الخواجہ رکن الدین السنجاسی عن الخواجہ قطب الدین الابہری عن الخواجہ ضیاء الدین ابی النجیب السہروردی۔ لطائف اشرفی۔ **فائدہ** باباکمال خجندی مرید نجم الدین کبرے کے بھتے وہ عمار یاسر کے وہ ابو النجیب سہروردی کے وہ احمد غزالی کے وہ ابوبکر نساج کے۔ یہ سلسلہ کبرویہ ہے۔ شمس الدین تبریزی کو بعض ابوبکر سلہ باف کا مرید بتاتے ہیں۔ اور بعض رکن الدین سنجاسی کا اور بعض باباکمال خجندی کا نفحات الانس میں لکھا ہے کہ ممکن ہے کہ سبکی خدمت میں ہونچکر فیض پایا۔ باباکمال خجندی کی دعا کی برکت سے شمس تبریزی کے شاگرد وخلیفہ مولانائے روم ایسے ہوگئے کہ قیامت تک یہ نام نہ مٹے گا۔ سوانح عمری مولانا جلال الدین رومی دیکھنا ہو تو مولوی معنوی دیکھو۔ **ولادت** مولانائے روم ٦ ربیع الاول ۶۰۴ھ میں اور **وفات** ٥۔ جمادی الاخری ۶۷۲ھ میں ہے۔ لطائف اشرفی۔

قلندریہ طریقہ حضرت سید عثمان مروندی عرف لعل شہباز قلندر قدس سرہ سلسلہ عن الشاہ جمال المجرد عن الشیخ ابراہیم (حرم پوش) عن الشیخ میران السید علی قلندر عن السید ناصر الدین محمود عن مخدوم جہانیان جہان گشت السید جلال البخاری عن السید کبیر الدین احمد عن السید جلال الدین حسین عن المخدوم بہاء الدین زکریا الملتانی عن شیخ الشیوخ شہاب الدین السہروردی۔

حلویہ طریقہ حضرت شیخ محمد حلوی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ محمد عاصم السیرانی عن مولانا

[illegible]

الشیخ سلطان الدین احمد عن الشیخ بابا کمال الجندی عن الشیخ نجم الدین الکبرٰی عن الشیخ عمار بن یاسر المرسی عن الشیخ ابی النجیب السہروردی عن الشیخ الامام احمد الغزالی[۵] عن الشیخ ابی بکر النساج عن الشیخ ابی القاسم الجرجانی عن الشیخ ابی عثمان المغربی عن الشیخ ابی علی بن الکاتب عن الشیخ ابی علی الروذباری عن الخواجہ جنید البغدادی۔

چشتیہ طریقہ حضرت خواجہ ابو اسحٰق چشتی قدس سرہ **سلسلہ** عن الخواجہ ممشاد الدینوری عن السید امین الدین ابی ہبیرۃ البصری عن الخواجہ حذیفۃ المرعشی عن الخواجہ ابراہیم بن ادہم البلخی عن الخواجہ فضیل بن عیاض رح

نظامیہ طریقہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا بدایونی قدس سرہ۔ اسکو چشتیہ نظامیہ کہتے ہیں۔ آپ خلیفہ حضرت فریدالدین گنج شکر کے تھے۔

صابریہ طریقہ حضرت علاؤالدین علی احمد صابر قدس سرہ۔ اسکو چشتیہ صابریہ کہتے ہیں **سلسلہ** عن الشیخ فریدالدین گنج شکر مسعود عن الخواجہ قطب الدین بختیار کاکی عن الخواجہ معین الدین الحسن السنجری عن الخواجہ عثمان الہارونی

عن الخواجہ الحاج الشریف الزندنی عن الخواجہ مودود چشتی عن الخواجہ ابی یوسف الچشتی عن الخواجہ ابی محمد الچشتی رح عن الخواجہ ابی احمد الابدال الچشتی عن الخواجہ ابی اسحٰق الشامی عن الخواجہ ممشاد علو الدینوری عن الخواجہ ابی ہبیرۃ البصری

سراجیہ طریقہ حضرت شیخ سراج الدین اودھی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ سلطان الاولیا نظام الدین الاولیا عن الشیخ فریدالدین قدس سرہ **فائدہ** اخذ الطریقۃ السراجیۃ عن صاحبہا الشیخ علاؤ الحق وعنہ الشیخ نور قطب العالم وعنہ الشیخ حسام الدین المانکپوری وعنہ السید راجے حامد شاہ وعنہ الشیخ حسن بن طاہر وعنہ الشیخ یوسف قاضی خان الناصحی الظفرآبادی۔ المتوفی سنہ ۹۷۰ھ خزینۃ الاصفیا۔

نصیریہ طریقہ حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی قدس سرہ **سلسلہ** عن حضرت الشیخ نظام الدین الاولیا عن الشیخ فریدالدین قدس سرہ **فائدہ** اخذ الطریقۃ النصیریۃ عن صاحبہا السید جلال الدین مخدوم جہانیاں[۶]

---

۵ ابو علی احمد روذباری بغدادی صحبت یافتہ جنید بغدادی اور نوری اور ابن الجلاء کے ہیں وفات آپکی مصر میں سنہ ۳۲۲ھ میں ہوئی۔ رسالہ قشیریہ [illegible]

وعنہ السید صدر الدین وعنہ اخوہ وعنہ السید راجو قتال وعنہ ابنہ السید محمود وعنہ ابنہ السید عبد الوہاب البخاری۔

جلالیہ طریقہ حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال الدین قدس سرہ سلسلہ عن السید کبیر الدین احمد البخاری عن السید جلال الدین حسین البخاری عن السید ابی المؤید علی البخاری عن السید جعفر البخاری عن السید محمد البخاری عن السید احمد البخاری عن السید عبد اللہ البخاری عن السید اشقر علی البخاری عن السید جعفر الثانی عن الامام علی النقی رضی اللہ عنہ

ایضاً عن الخواجہ نصیر الدین الدہلوی عن سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء ابن احمد عن الخواجہ فرید الدین المذکور

سخاویہ طریقہ حضرت شیخ محمد سخاوی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ ظاہر الرداوی عن الشیخ احمد بن موسی عن الشیخ احمد المرزوق عن الشیخ ابی الحسن النبتنی عن الشیخ ابی حفص عمر النبتنی عن الشیخ مجد الدین حسن صالح عن الشیخ محمد بن مفاس الطیبی عن الشیخ شرف الدین العامل عن الشیخ کمال الدین الکبری عن الشیخ جمال الدین محمد القنادی عن السید عبد الرحیم القنادی المصری عن الشیخ عبد الرزاق الجزولی عن قطب العالم شیخ ابی مدین شعیب المغربی۔

غوریہ طریقہ شیخ بابا خورسید مبارک نوبی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ اسمٰعیل الجبرتی عن الشیخ برہان الدین العادی عن الشیخ الشریف محمد حسن السمرقندی عن السید حسین الفارعی عن السید احمد عن السید تاج الدین عن السید احمد الاول عن السید نجم الدین الاخضر عن السید قطب الدین علی عن السید شمس الدین محمد عن السید محی الدین ابراہیم عن السید مہذب الدین عبد الرحیم عن السید یوسف الدین علی عن الشیخ عثمان البطائحی عن السید احمد الکبیر الرفاعی

قاسمیہ طریقہ شیخ قاسم سلمانی قدس سرہ سلسلہ عن السید شاہ حسین الحموی عن ابی محمد عبد الباسط عن السید شہاب الدین احمد عن السید بدر الدین حسن عن السید علاء الدین علی عن السید شمس الدین محمد عن السید ربیع الدین یحیی عن السید ظہیر الدین احمد عن محی الدین ابی نصر محمد عن السید عماد الدین ابی صالح نصر عن السید عبد الرزاق عن الغوث الاعظم

[illegible]

علوانیّہ طریقہ شیخ صفی الدین احمد بن علوان قدس سرہ **سلسلہ** عن شمس الدین عیسی العجانی عن الشیخ الخطیب شمس الدین محمد عن تقی الدین علی مبارک الواسطی عن السید احمد الکبیر الرفاعی -

کرمانیّہ طریقہ شیخ نعمت اللہ ولی کرمانی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ علی بن عبداللہ الیوافعی عن الشیخ صالح المجذوب البربری عن الشیخ کمال الدین الکوفی عن الشیخ ابی الفتوح سعید البغدادی عن قطب العالم الشیخ ابی مدین المغربی عن الشیخ ابی بکر النساج عن الشیخ ابی القاسم الجرجانی -

زاہدیّہ طریقہ خواجہ بدر الدین زاہد قدس سرہ **سلسلہ** عن الخواجہ فخر الدین الزاہد عن الخواجہ محمد صدر الدین روزبہان عن الخواجہ ابی القاسم عبدالکریم الخطیب عن الخواجہ ابی بکر محمد الخطیب القرشی عن الخواجہ ابی یحیی الگازرونی عن الخواجہ حسین البازیاری عن ابی عبداللہ محمد بن الخفیف عن الخواجہ ابی محمد رویم بن احمد البغدادی عن سید الطائفہ

شطاریّہ طریقہ حضرت شاہ عبداللہ شطاری قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ محمد عارف عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ خدا قلی الماوراء النہری عن ابی الحسن الخرقانی

صفویّہ طریقہ شیخ صفی الدین اسحق اردبیلی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ زاہد الجیلانی عن السید جلال الدین التبریزی عن الشیخ شہاب الدین الاہری عن الشیخ رکن الدین السنجاسی عن الشیخ قطب الدین الاہری عن الشیخ ضیاء الدین ابی النجیب السہروردی عن الشیخ وجیہ الدین ابی حفص الطوسی عن الخواجہ عبداللہ خفیف المذکور فی ص ۱۲

انواریّہ طریقہ سید شاہ قاسم انوار قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ صدر الدین احمد عن الشیخ شرف الدین محمود عن الشیخ صفی الدین اسحق الاردبیلی عن الخواجہ ممشاد الدینوری عن الخواجہ سید الطائفہ جنید البغدادی ۲

بہلولیّہ طریقہ شیخ بہلول قدس سرہ **سلسلہ** عن السید ابی تراب الکابلی عن الشیخ فتح اللہ النوری عن السید نظام الدین الحسینی عن الشیخ محمد (الخاوتی) عن الشیخ نجم الدین الکبری عن شیخ الشیوخ ابی النجیب السہروردی

ابدالیّہ طریقہ میران سید حسین ابدال قدس سرہ **سلسلہ** عن ابیہ السید نور الہدی ابدال عن السید امیر الدین عن السید صدر الدین عن السید حسین عن السید جلال الدین عن السید حسن عن السید جلال الدین احمد (سلطان پوش) عن السید حسین بن ابراہیم کنز اللہ عن السید محمد معدن اسرار اللہ عن شیخ الطریقۃ الرفاعیۃ السید احمد کبیر الرفاعی

لہ آپ حضرت شہاب الدین سہروردی کے اجلاء سے ہیں اور پانچ واسطوں سے نجم الدین کبری کے مرید ہیں ۱۲ اخبار الاخیار۔ آپ شطاریہ زاہدان

خرازیہ طریقہ ... ابی سعید خراز قدس سرہ **سلسلہ** عن الخواجہ سری السقطی عن معروف الکرخی عن داؤد الطائی عن حبیب العجمی عن الحسن البصری **ایضاً** عن بشر الحافی عن فضیل بن عیاض عن عبد الواحد بن زید عن الحسن البصری۔

ابو العلائیہ طریقہ سید ابو العلاء اکبرآبادی قدس سرہ **سلسلہ** عن السید عبد اللہ عن الخواجہ عبد الحق عن الخواجہ یحییٰ عن الخواجہ عبید اللہ احرار عن مولانا یعقوب چرخی عن الخواجہ علاء الدین العطار عن الخواجہ بہاء الدین محمد نقشبندی البخاری۔

نقشبندیہ طریقہ خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند بخاری قدس سرہ **سلسلہ** عن الخواجہ محمد بابا سماسی عن الخواجہ علی الرامیتنی عن الخواجہ ابی الخیر محمود الفغنوی عن الخواجہ عارف ریوگری عن الخواجہ عبد الخالق الغجدوانی عن الخواجہ یوسف ہمدانی عن الخواجہ ابو علی الفارمدی عن الخواجہ ابی الحسن الخرقانی عن ابی یزید البسطامی عن الامام جعفر الصادق عن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق عن سلمان الفارسی عن ابی بکر الصدیق عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ **ایضاً** ابی علی الفارمدی عن الامام ابی القاسم القشیری عن ابی علی الدقاق عن ابی القاسم النصیرآبادی عن ابی بکر الشبلی البغدادی عن سید الطائفہ الجنید البغدادی الخ

قدوسیہ طریقہ حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ درویش بن محمد القاسم الاودہی عن السید بڈھن البہرائچی عن السید اجمل البہرائچی عن السید جلال الدین البخاری عن المخدوم جہانیان جہان گشت عن الخواجہ نصیر الدین سراج الدہلی عن سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء بن احمد الخ

خیالیہ فتحیہ طریقہ شاہ فتح اللہ قلندر قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ محمد بخو عن الشیخ عبدالقدوس الگنگوہی عن الشاہ عبدالسلام عن الشیخ العارف باللہ قطب الدین میناول عن نجم الدین قلندر الغزنوی عن السید خضر الرومی عن عبدالعزیز المکی الادیبی عن الشیخ صاحب الپایہ عبداللہ عن المرتضیٰ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔

محمدیہ طریقہ حضرت مولانا شمس الدین محمد بن حسن حنفی مصری قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ ناصر الدین عن الشیخ شہاب الدین بن المیلق عن الشیخ یاقوت العرشی عن ابی العباس المرسی عن ابی الحسن الشاذلی۔

فائدہ آپ حنفی مذہب کے بڑے علامہ اور ابن حجر کے ہم سبق و رفیق درس تھے۔ آپ جنات کو موافق مذہب حنفی درس دیا کرتے تھے۔ آپ کے تفسیر پڑھاتے وقت شیخ الاسلام جلال الدین بلقینی اور شیخ الاسلام عینی حنفی اور شیخ الاسلام بساطی مالکی وغیرہم اکابر علمائے وقت آپ کے درس میں حاضر ہوتے تھے آپ کے بعد آپ کے جانشین و خلیفہ خواجہ شمس الدین بن کتیلہ محلی تھے۔ طبقات امام شعرانی میں آپکا طویل تذکرہ لکھا ہے

دسوقیہ طریقہ سید ابراہیم برہان الدین دسوقی قدس سرہ سلسلہ عن الشریف عبدالسلام بن مشیش عن الشیخ ابی القریٰ المغربی عن ابی ایوب عن عبدالجلیل التلمسانی عن ابی الفضل الجوہری عن ابی عبداللہ حسین الجوہری عن الشیخ ابی الحسن النوری عن الخواجہ سری السقطی۔

بکتاشیہ طریقہ شیخ حاجی بکتاش ولی المعروف بالشیخ عدی بن موسیٰ البرقی قدس سرہ۔ سلسلہ عن الشیخ حمید الاندلسی عن الشیخ جعفر بن الیاس عن الشیخ ابی الحسن الفزاری عن الشیخ موسیٰ الویفری عن الشیخ ابی الفتح الحمصی عن الشیخ اسعد البسی عن الشیخ جعفر الکوفی عن القاضی شریح عن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

بدویہ سطوحیہ طریقہ شیخ شریف شہاب الدین ابو العباس احمد بدوی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ

[illegible]

دراية سلوک بھی کما حقہ ان سے سیکھ کر شاذلیہ طریقہ کے شیخ کامل ہوئے۔ وفات آپ کی [illegible] میں ہے ۱۲ طبقات منہ عفی عنہ

خیلدریۃ فتحیہ طریقہ شاہ فتح اللہ قلندر قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ محمد یخو عن الشیخ عبد القدوس الگنگوہی عن الشاہ عبد السلام عن الشیخ العارف باللہ قطب الدین بینا دل عن نجم الدین قلندر غزنوی عن السید خضر الرومی عن عبد العزیز المکی الاویسی عن الشیخ صاحب الرایہ عبد اللہ عن المرتضیٰ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔

محمدیۃ طریقہ حضرت مولانا شمس الدین محمد بن حسن حنفی مصری قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ ناصر الدین عن الشیخ شہاب الدین بن المیلق عن الشیخ یاقوت العرشی عن ابی العباس المرسی عن ابی الحسن الشاذلی۔

فائدہ آپ حنفی مذہب کے بڑے علامہ اور ابن حجر کے ہم سبق و رفیق درس تھے۔ آپ جنات کو موافق مذہب حنفی درس دیا کرتے تھے۔ آپ کے تفسیر پڑھاتے وقت شیخ الاسلام جلال الدین بلقینی اور شیخ الاسلام عینی حنفی اور شیخ الاسلام بساطی مالکی وغیرہم اکابر علمائے وقت آپ کے درس میں حاضر ہوتے تھے آپ کے بعد آپ کے جانشین و خلیفہ خواجہ شمس الدین بن کتیلہ محلی تھے۔ طبقات امام شعرانی میں آپکا طویل تذکرہ لکھا ہے

دسوقیۃ طریقہ سید ابراہیم برہان الدین دسوقی قدس سرہ سلسلہ عن الشریف عبد السلام بن مشیش عن الشیخ ابی القری المغربی عن ابی ایوب عن عبد الجلیل التلمسانی عن ابی الفضل الجوہری عن ابی عبد اللہ حسین الجوہری عن الشیخ ابی الحسن النوری عن الخواجہ سری السقطی۔

بکتاشیۃ طریقہ شیخ حاجی بکتاش ولی المعروف بالشیخ عدی بن موسیٰ البرقی قدس سرہ۔ سلسلہ عن الشیخ حمید الاندلسی عن الشیخ جعفر بن الیاس عن الشیخ ابی الحسن الفزاری عن الشیخ موسیٰ الوبغری عن الشیخ ابی الفتح الحمصی عن الشیخ اسعد البسی عن الشیخ جعفر الکوفی عن القاضی شریح عن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

بدویۃ سطوحیۃ طریقہ شیخ شریف شہاب الدین ابو العباس احمد بدوی قدس سرہ سلسلہ عن الشیخ

طریقہ سلوک بھی کماحقہ اُن سے سیکھ کر شاذلیہ طریقہ کے شیخ کامل ہوئے۔ وفات آپ کی [illegible] میں ہے ۱۲ طبقات منہ عفی عنہ

شریف بدر الدین حسن المغربی عن الشیخ عبد الجلیل النیشاپوری عن الشیخ عبد المجید الہروی عن الشیخ عبد الحمید الفوری عن الشیخ ابی الحسن علی الطرابلسی عن الشیخ احمد عطا الکنانی عن الشیخ ابی القاسم السراجی عن الشیخ ابی طاہر عبد الرزاق الاندلسی عن الشیخ عبد القدوس السوسی عن الشیخ محمد بن یوسف المغربی عن الشیخ احمد عن حبیب العجمی۔

بدریہ طریقہ حضرت شیخ بدر الدین عمر شاذلی قدس سرہ **سلسلہ** عن ابی العباس احمد الحریشی عن الشیخ علی بن الخلیل المرتعی عن ابی عبداللہ محمد المغربی التلمسانی عن الشیخ شہاب الدین احمد الزاہد عن الشیخ علان الواسطی عن الشیخ فضالۃ الدیلمی عن ابی علی الترکمانی عن الشیخ جمو والبزازی عن الشیخ ابی العطار النفیس العجمی عن الشیخ ابی بکر الاشبلی عن الشیخ جندن الخرازی عن الشیخ ابی الیسر الثعلبی عن الشیخ محمود الرزنی عن الشیخ دینار الساعدی عن الشیخ ابی محمد نافع عن الامام حسین بن علی بن ابی طالب رضؓ۔

باقویہ طریقہ حضرت خواجہ محمد[1] باقی باللہ شہید قدس سرہ **سلسلہ** عن الخواجہ امکنگی[2] عن مولانا درویش محمد[3] عن مولانا زاہد عن الخواجہ عبید اللہ الاحرار عن الخواجہ مولانا یعقوب الچرخی[4] عن الخواجہ علاء الدین العطار عن الخواجہ بہاء الدین محمد نقشبند البخاری قدس سرہ۔

غوثیہ[5] طریقہ حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری قدس سرہ **سلسلہ** عن الحاجی حمید عن شاہ قاذن عن الشیخ شاہ عبداللہ شطار صاحب طریقہ شطاریہ۔ **فائدہ** حضرت شیخ محمد غوث صاحب جواہر خمسہ خلیفہ حاجی حمید کے تھے۔ حضرت شیخ محمد غوث کا انتقال ۹۷۴ھ میں ہوا۔

مجددیہ طریقہ حضرت مجدد[6] الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ **سلسلہ** عن الشیخ

---

[1] آپ مجدد صاحب کے مرشد تھے وفات آپ کی ماہ جمادی الاخری ۱۰۱۲ھ [illegible] خزینہ [2] آپ کا نام مولانا خواجگی امکنگی ابن مولانا درویش محمد ہے وفات آپ کی ۱۰۰۸ھ میں اور مزار قریہ امکنگ میں ہے ۱۲ خزینہ [3] وفات آپ کی ۹۷۰ھ میں ہے ۱۲ خ [4] چرخ ایک گاؤں کا نام ہے جو غزنین میں ہے آپ علاء الدین عطار کے مرید و خلیفہ [illegible]

[5] انتباہ: یہ ہے کہ شیخ محمد غوث گوالیاری کے پہلے شطاریہ طریقہ کی شہرت نہ تھی اور ہندوستان میں سب سے پہلے اس طریقہ کو عبداللہ شطاری نے جاری کیا اور سب سے پہلے اس طریقہ سے نکالنے والے شیخ خدا قلی ماوراء النہری ہیں اور رواج دینے والے اس طریقہ کے شطاریہ کے شیخ محمد غوث مرید شیخ ظہور کے تھے وہ شیخ ہدایت اللہ سرمست کے وہ شیخ محمد عاشق کے وہ شیخ محمد [illegible] کے وہ شیخ عبداللہ شطار [illegible] وہ شیخ محمد عارف کے وہ شیخ محمد عاشق کے وہ شیخ خدا قلی ماوراء النہری کے وہ ابوالحسن خرقانی کے ۱۲ [6] ولادت آپ کی ۹۷۱ھ میں اور وفات ۱۰۳۴ھ میں ۱۲

مقابلہ مین کبھی کام آئیگا۔ اور بہت مفید ثابت ہوگا اسوقت کوئی سمجھے یا نہ سمجھے بعد کو معلوم ہوگا۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

وصلی اللہ وسلم علی سید الانبیاء والمرسلین ہ وعلی الہ وصحبہ واتباعہم وعلینا معہم اجمعین ہ والحمد للہ علی التمام ہ ببرکہ اولیائہ الکرام د علیہم صلوات صلوانہ وشرائف تحیاتہ ہ کتبہ الفقیر الی اللہ عز وجل ہ

عبد الاول ختم اللہ لہ

بالحسنیٰ

التماس الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد اس زمانہ مین اگرچہ تمام امور دین اور امور ضروریہ کیطرف سے عموماً لوگ بے رغبت اور لاپرواہ ہو رہے ہین لیکن خاص تصوف اور درویشی کے متعلق معلومات سے اہل اسلام نہایت ہی بے بہرہ ہین۔ اگرچہ سب سے بڑی وجہ اسکی انکی غفلت اور عدم توجہی ہے لیکن ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس باب مین عام فہم کوئی رسالہ ایسا نہین جسمین سلاسل اولیاء اللہ کی بخوبی تفصیل اکٹھا موجود ہو۔ اور اسکی ہر سلسلہ والون کو اشد ضرورت تھی۔ الحمد للہ کہ اس ضرورت کو جونپور کے مشہور و معزز ادیب عالم باعمل فاضل اجل حضرت مولانا عبد الاول ادام اللہ فیوضہم نے محسوس کر کے اسطرف توجہ فرمائی اور بادنیٰ توجہ ایک نہایت مفید اور عام فہم کارآمد رسالہ بنام شجرات طیبات ۱۳۲۹ھ مرتب فرمادیا جو بڑی بڑی کتابون کی ورق گردانی سے مستغنی کرنیوالا ہے۔ اسمین اکثر مشہور سلاسل اولیا کو مجملاً ومفصلاً طرح نہایت خوبی سے لکھدیا ہے۔ اور مقابل قدر اور واضح شجرے اور نقشے تحریر فرما کر سلسلون کی کیفیت کو آنکھون سے دکھلادیا ہے۔ احقر اس رسالہ کو نہایت قدر و عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس رسالہ مین صرف مشہور سلسلون پر اکتفا کیا ہے۔ لیکن اصل اصول اور مشہور خاندانون کو اس خوبی سے ضبط اور باربط کر دیا ہے کہ دنیا مین کوئی سلسلہ ایسا نہین نکل سکتا جو انسے خارج ہو۔ اب احقر اپنی تحریر کو حضرت مؤلف علام کی علمی عملی ترقی و عافیت دارین کی دعا پر ختم کرتا ہے۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

خاکسار

فقیر سید اصغر حسین حسنی حنفی عفی عنہ

مقام دیوبند ضلع سہارنپور۔ مدرسہ اسلامیہ

اب آخر مین ہم وہ استفتا نقل کرتے ہین جسکے جوابات علمائے معتمدین نے تحقیق خاص تحریر فرمائے ہین۔ اس کے درج کرنیکا منشا یہ ہے کہ عوام و خواص کو اکابر علماء کی شہادت سے اطمینان ہو جاوے کہ دنیا کی معزز ترین ہستیاں لکھے لوگون کا اس بارہ مین کیا خیال ہے۔ جاہلون اور نادانون کے اعتراضات اور خیالات ناقابل التفات ہین

جواب استفتا حضرت مولوی قاری حاجی حکیم مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ

سؤال

ہادی ہند و بنگال حضرت مولانا کرامت علی صاحب مرحوم جونپوری مصنف مفتاح الجنۃ زینت القاری و رفیق السالکین وغیرہا اور اُن کے صاحبزادہ مولانا حافظ عبدالاول صاحب مصنف النفحۃ العنبریہ اور النوادر المنیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ وغیرہا پکے حنفی ہین یا وہابی ہین۔ جو کوئی ان لوگون کو وہابی کہے وہ کیسا ہے اور مولانا کرامت علی مرحوم اور حضرت صوفی نور محمد مرحوم اور میان نور محمد جھنجھانوی شاہ صاحب مرشد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر۔ اور حضرت مولانا حافظ جمال الدین مرحوم۔ اور مولانا محمد وجیہ مرحوم مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ و جناب قاضی عبدالباری مرحوم وغیرہم حضرت سید احمد مجدد بریلوی شہید کے مرید خلیفہ تھے اور سلسلہ اور تمامی طریقون سے سید صاحب کے طریقہ کا نام محمدیہ تھا تو اس سبب سے وہ اور اُن کے سب خلفا اور خلفا کے مریدان وہابی ہو گئے یا نہین۔ اور پکے حنفی یہ لوگ تھے یا نہین اور مشائخ کے طریقے صرف جاری ہین یا اور بھی ہین۔ بینوا توجروا؛

الجواب

ان حضرات مین سے باستثنائے بعض کے کہ انکی کیفیت تفصیلیہ کی تحقیق کرنیکا اتفاق نہین ہوا باقی اکثر مین سے بعض کی تو بندہ نے زیارت بھی کی ہے اور بعض کی تصانیف دیکھی ہین اور بعض کے حالات اخبار متواترہ سے سنے ہین۔ ان مین کوئی بزرگ وہابی نہ تھے۔ سب حنفی پائے اور دیکھے اور سنے گئے ہین اور غیر مقلدین کا اپنے کو محمدی کہنے سے جو مقصود ہے کہ مذاہب مجتہدین کو باطل سمجھتے ہین۔ اس طریقہ کو محمدیہ کہنے سے یہ مقصود نہین ہے جس سے شبہہ غیر مقلدی کا کیا جاوے بلکہ خود حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان سلاسل مشہورہ مین بیعت ہین اور بیعت فرماتے تھے۔

اسی طرح اُنکے خلفا بھی چنانچہ شجرات سے ظاہر ہے۔ بعض خصوصیات کیوجہ سے جدا نام رکھدیا اسکو مستلزم نہین محض اس امر سے وہابیت کا الزام لگانا محض افترا ہے چنانچہ ان سلاسل اربعہ کے اور بھی بہت سے شعبے ہین جو خاص خاص نام سے مسمی ہین جیسا کہ کتب تصوف دیکھنے سے ظاہر ہے۔ البتہ سلاسل اربعہ کی تحقیر یا ابطال کرنا البتہ مخالفت سواد اعظم کے ضلالت ہے۔ واللہ اعلم۔ کتبہ اشرف علی ۱۴ صفر ۱۳۲۷ھ

سوال مذکور از مفتی مدرسہ دیوبند مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہ

جناب مولانا کرامت علی صاحب مرحوم اور مولانا عبد الاول صاحب کا حال جو کچھ سنا گیا ہے اور انکی تصانیف سے دیکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ پکے حنفی ہین وہابی غیر مقلد نہین اور حضرت سید احمد صاحب شہید بریلوی کا حال تواتراً معلوم و محقق ہے کہ وہ حضرت اولیاء کبار سے ہین اور نہایت متبع سنت اور آنکے خلفا بھی بڑے پکے سنی حنفی ہین اور اُنکا طریقہ نہایت پسندیدہ اور برگزیدہ ہے حضرت سید احمد صاحب بریلوی نقشبندی مجددی طریقہ کے ہین انہون نے یا انکے خلفاء نے اگر اُس طریقہ کا نام محمدیہ رکھا تو اسمین کچھ عیب نہین اور طرق مشہورہ اہل تصوف اگرچہ چار ہین مگر ان کی شاخین بہت ہین پس اگر ان شاخون کے نام جدے رکھے جاوین تو اسمین کیا حرج ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم ؛ کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ

جواب سوال مذکور از حضرت بقیۃ السلف مولانا سید محمد شاہ محدث رامپوری مدظلہ

الجواب بحول اللہ وقوتہ۔ مولانا کرامت علی جونپوری مرحوم مغفور وہابی نہ تھے اسواسطے کہ وہابی عرب مین اسکو کہتے ہین جو مولوی عبد الوہاب نجدی کا پیرو ہو۔ مولانا صاحب مرحوم کو نسبت تلمذ مولوی عبد الوہاب کو ر سے نہین تھی نہ اُن سے اخذ طریقت کا سلسلہ حاصل تھا کیونکہ مولوی عبد الوہاب کے طریقہ مین گروہ فقرا سے بیعت کرنا بدعت ہے پس اس صورت مین مولانا صاحب وہابی کیونکر ہو سکین گے۔ ہان یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مولوی عبد الوہاب کور سے مشابہت کی وجہ سے کسی کو وہابی کہدیا جاوے سو یہ بھی یہان نہین اسواسطے کہ مولانا صاحب حنفی مذہب کے موافق فتوی دیا کرتے تھے اور مولوی عبد الوہاب مذکور مذاہب اربعہ کے چندان معتقد اور پابند نہین معلوم ہوتے کبھی اولیاء کرام

پر اعتراض کرنیوالے کو بھی وہابی کہدیا کرتے ہیں سو یہ بات بھی یہاں نہیں ہوسکتی۔ مولانا صاحب مرحوم خود طریقہ فقرا میں داخل تھے اور طریقہ چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کرتے تھے سو کوئی صورت انکی کہنے کی معلوم نہیں ہوتی الا یہ کہ جہلا دشمنی سے کہیں اور قرآن مجید کی اس آیت کے خلاف عمل اپنا کروائیں وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ رہا یہ سوال کہ مولانا کرامت علی صاحب مرحوم مغفور بیعت لیتے وقت چشتیہ۔ قادریہ۔ نقشبندیہ مجددیہ۔ محمدیہ کہا کرتے تھے یہ صحیح ہے مگر درحقیقت یہ بیعت تبرک تین طریقوں میں ہوئی طریقہ سہروردیہ رہگیا مجددیہ محمدیہ وہی نقشبندیہ کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے وجہ نام لینے کی یہ ہے کہ مجدد الف ثانی نے طریقہ نقشبندیہ قدیم میں کچھ اپنے اجتہاد سے تھوڑی تبدیلی کی ہے جب اس قدرے تغیر دیے ہوئے طریقہ پر طالب کو سلوک کراتے ہیں تو نقشبندیہ مجددیہ بولتے ہیں اور جو قدیمی نقشبندیہ کے طریق پر سلوک کراتے ہیں تو فقط نقشبندیہ کہتے ہیں۔ رہا لفظ محمدیہ وہ بھی کوئی طریقہ جدا نہیں ہے بلکہ انہیں طریقوں کو محمدیہ کہا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ پہلے زمانہ میں دستور تھا کہ آدمی علم و عمل میں استادوں کی خدمت میں کمال بہم پہنچا کے مرشدوں کی خدمت میں آیا کرتا تھا تاکہ رذایل باطنی سے بالکل پاک ہوجاے اور محبت دنیا سے دل سرد ہوئے اور ذکر دوام حاصل ہو۔ اس زمانہ میں ایسا ہوگیا کہ آدمی قبل علم و عمل میں کمال حاصل کرنے کے مرشد کی خدمت میں حاضر ہونے لگے گویا استاد کا کام بھی مرشد سے لینے لگے اور قبل اتمام کام استاد کے مرشد پاس آنے لگے اب مرشد کو دو کام کرنا ہوئے ایک تصحیح عقائد اور علم و عمل ظاہری مرید کا درست کرنا دوسرے سلوک طریقت کروانا چونکہ یہ دونوں کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں برابر ادا کئے جاتے تھے اب بھی یہ دونوں کام مرشد کو کرنا ہوتے ہیں۔ لہذا سید احمد مرحوم نے اسکا نام محمدیہ رکھدیا یہ کوئی دوسرا طریقہ نہیں ہے۔ اور وہ جو غیر مقلد مذہب معین محمدیہ اپنا طریقہ بتاتے ہیں۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ علم و عمل ظاہری میں ہم ایک مذہب کے پابند نہیں بلکہ حضرت محمد صلعم کی حدیث کے پابند ہیں تو اس محمدیہ اور اس محمدیہ میں فرق ہے۔ جواب بیعت کرنے پانچ طریقوں میں یا اس سے بھی زائد میں ہو امر کا کیا مضائقہ ہے اس ملک میں فقرا متشرعین کے چار طریقے جاری ہیں۔ چشتیہ۔ قادریہ۔ نقشبندیہ۔ سہروردیہ بلکہ سہروردیہ بھی کم ہوگیا اور ملکوں میں اور بھی طریقے ہیں جیسے مدنیہ۔ شطاریہ۔ رفاعیہ ذرا تغیر سے نام بدل جاتا ہے ورنہ اصل اصول سب کا واحد ہے فقط والسلام

نقل خط جناب فیض مآب یادگار سلف حضرت سید عبدالرشید خلف مولانا سید عبدالجلیل مغفور سجادہ نشین خانقاہ رائے بریلی

۷۸۶

بخدمت عنایت مرتبت. معدن مروت و فتوت لخت جگرم قوت بازویم. مولانا مولوی عبدالرحمن صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
بعد سلام مسنون و شوق ملاقات واضح ہو الحمدللہ بہمہ وجوہ مع الخیر اور طالب خیر ہون بعد انقضائے مدت بعیدہ
مسرت نامہ خیریت آگین آپکا موصول ہو کر شکور عنایت کا کیا جو سوالات کہ آپنے بھیجے ہین اُنکے جوابات درج ذیل ہین۔
سوال اوّل. مولانا کرامت علی قدس سرہٗ حنفی تھے یا غیر مقلد وہابی اور اُنکی اولاد اور بھتیجے اور ناتی و پوتے وغیرہ وہابی
ہین یا پکے حنفی. جواب سوال اوّل. جناب مولانا کرامت علی صاحب مرحوم سخت حنفی تھے اور اُنکی اولاد بھائی
بھتیجے. ناتی. پوتے اور تمام خاندان مولانا مرحوم کا سب کے سب احناف ہو چلے آتے ہین اور کبھی آج تک
غیر مقلدی کی بو بھی کسی کے دماغ مین نہین گئی ہے بلکہ پاس بھی نہین پہنچی۔
سوال دوئم. طریقہ محمدیہ حضرت سید احمد مجدد بریلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ کا نام ہے یا نہین اور اس طریقہ
کو اکابر علماء نے تسلیم کر لیا ہے یا نہین. جواب سوال دوئم. طریقہ محمدیہ خاص حضرت سید احمد صاحب
مجدد شہید بریلوی علیہ الرحمت والغفران کے طریقہ کا نام ہے اور اس طریقہ کو اکابر علماء نے تسلیم کر لیا ہے اور
آج تک کبھی کسی نے اعتراض بھی نہین کیا بعض لوگون نے خود حضرت سید صاحب سے اس طریقہ کے نسبت کچھ
پوچھا جواب شافی پا کر دست بیعت ہوئے. اور یہ طریقہ بلا توسط احدی پیشگاہ حق سبحانہٗ تعالیٰ سے حضرت امیر المومنین کو
عطا ہوا ہے۔ واضح ہو کہ جو لوگ طریقہ محمدیہ کو غیر مقلدین کا طریقہ قرار دیکر لوگون کو گمراہ کرتے ہین. اور راہ راست
سے برگشتہ کرتے ہین وہ اسلام اور مسلمانون کے قطعی بدخواہ ہین اور بلباس دوستی کام دشمنی کا کرتے ہین. اور مثال
گندم نمائی جو فروشی اُنہین پر صادق آتی ہے اللہ تعالیٰ اُنکے شرون سے مسلمانون کو محفوظ رکھے اور اللہ جل جلالہٗ اُن
لوگون کو توفیق نیک عطا فرماوے ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ از تکیہ کلان رائے بریلی. راقم عبدالرشید
انتہیٰ ملخصاً

تحریر صداقت تخمیر بلبل باغ معانی، عندلیب شاخ الفاظ و مبانی، معنی عالی قدر، عالم عامل باخبر، مولوی حافظ الحاج ابوالبشر الحنفی النعمانی۔ دقی الشر بالسبع المثانی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

ایسی عام مقبولیت جسمین کسی فرد کو بھی حسن اعتقاد کے سوا مجال رد و انکار اور کسی طرح کا حجت و تکرار نہو جب پروردگار عالم جل شانہ نے اپنے لئے بھی تجویز نفرمائی تو مقبولان بارگاہ ایزدی انبیا علیہم السلام ہوں یا اولیاے کرام کسی کے لئے کب ہو سکتی ہے۔ حضرات انبیاء سابقین کو دیکھیے تو منکرین کی تعداد اُنکے متعین سے کہین زیادہ ہی نظر پڑیگی۔ تاریخ کے صفحات پر نظر ڈالنے سے اولیاے کرام کے دشمن ایک طرف الگ دکھائی دینگے۔ ہمارے حضرت مولی الکل افضل الرسل شفیع الامم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علما جو مصداق ورثۃ الانبیا ہین اُنمین باعتبار رشد و ہدایت و ترویج دین و ملت کے باہم وہی فرق نظر آتا ہے جو حضرات انبیا علی نبینا و علیہم الصلوۃ والسلام مین فرق باہمی تھا کہ کسی کی پند و نصیحت اور سعی و کوشش سے ہزارون بندگان خدا رو براہ ہوئے اور کسی کے ارشاد و تلقین کا اثر دس بیس سو پچاس ہی تک محدود رکھا جیسا کہ مجددین دین اور اُنکے خلفاے کاملین کی سعی و کوشش کے مختلف نتائج و آثار تواریخی صفحات پر اس امر کی تصدیق کر رہے ہین۔ اسیطرح اس تیرہوین صدی مین حضرت مجدد بریلوی سید احمد شہید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے آفتاب ہدایت نے ہند و بنگال کو منور کیا اور اُنکے خلفاے خاص کے ذریعہ سے ظلمات سیئات اور غیاہب بدعات کو خداے پاک ایسا دور کیا کہ جسکا اعتراف ہر کسی کو ہے لیکن فرق مراتب کے لحاظ سے دیکھیے تو حضرت ممدوح کے اجل الخلفا اعز المجازین حضرت نانا مولانا شاہ کرامت علی صاحب جونپوری رحمۃ اللہ علیہ کی سی قوۃ افادہ و افاضہ اور مقبولیت عامہ محبوبیت خاصہ کسی مین نظر نہین آتی مگر ہر ذی کمال کیواسطے کم و بیش کچھ نہ کچھ مخالف و معاند کا ہونا برابر سے چلا آیا ہے اور یہی تمام ترقی کمال ہے۔ بلکہ مخالفین کی عیب بینیون اور حاسدین کی نکتہ چینیون سے ہمیشہ اور بھی اوصاف مخفیہ کا اظہار لان الاشیاء تعرف باضدادھا بنا علیہ حضرت مولانا ے مغفور کے بھی مخالف و معاند کہین نہ کہین

ضرور تھے اور اب بھی ہیں لیکن بخوبیت [illegible] اگرچہ سالہا [illegible] کی دعوت نے [illegible] کے [illegible] [illegible]
پر وہ گمنامی میں ایسا مستور رکھا تھا کہ جب دشمن گمراہ تخاص [illegible] ان کا ایسا کوئی بھی یہ گمان تھا کہ [illegible] [illegible]
کوئی مخالفت بالخصوص ملک بنگال میں شاید نہو گا۔ مگر جب یہ ناکسار [illegible] میں اطراف باسا [illegible] یہ سال [illegible]
تو سنا کہ کسی مصنوعی عالم نے وہاں آکر لوگوں کو یہ فریب دینا شروع کیا کہ جو محمدیہ طریقہ مولانا کرامت علی نے نکالا اور اُنکے مریدوں کا
ہے یہ حقیقت میں کوئی طریقہ نہیں بلکہ طریقہ صرف چار ہی ہیں یہ پانچواں طریقہ غلط اور باطل ہے مگر چونکہ ہادیوں کی مسلسل
انکم ہدایت ایسی بے بنیاد باتوں سے کب متغیر ہونے والی تھی آخر کار سارا فریب ظاہری و باطنی کھل گیا اور وہ نامراد
واپس گیا۔ البتہ وہاں کے ایک نامور رئیس نے اس مستورالاحوال کے ظاہری مقال کو اعتبار کر لیا اور حسن ظن ایک
علاقہ کے سیدزادہ اور اولاد حضرت غوث پاک ہونے کو بکمال حسن ظن مان لیا اسیطرح اُسکے دعوای علم و حرفت اور
اُسکی ابلہ فریب گفتگو اور الزامات جہالت و عداوت کو بھی نہایت سادگی سے یقین کر لیا اور ایک معقول آدمی بادی دین
کی مخالفت کیواسطے مل گئے جسکے فیض لامتناہی سے ہزاروں ہزار آدمیوں نے اسلامی احکامات کو جانا اور حقوق اللہ اور حقوق
العباد کو پہچانا یہانتک اس مخرب دین کو مکر و فریب کا اثر ہوا کہ اس مخالفت و عناد کی باتوں کو کتابی صورت میں لانیکے درپے
کثیر دزرخطیر صرف کرنیکی بھی مطلق پروا نکی یہ بھی خدا کی شان ہے کہ ان مخالفانہ کارروائیوں سے پہلے اسکے کہ اُس مستورالحال کا جہل
و اضلال کا پردہ فاش ہو اور کوئی نتیجہ بفضل خدای جل و علا نہیں ہوا ورنہ انشاءاللہ ہونیوالا ہے بلکہ وہ فساد باطنی جو عالمانہ لباس پردہ
میں خلق اللہ کیلئے نہایت ضرر رسان تھا اس شک و حسد کی بدولت بہت جلد خود بخود ظاہر ہو گیا۔ میرا ارادہ تھا کہ ان باتوں میں
ایک خیرخواہانہ مضمون شریعت و طریقت کی معتبر و مقبول کتابوں سے لکھوں اور اسمیں اُن الزامات بیجا کا جواب دوں جو سادہ لوح نادان
لوگوں کے بہکانیکو دل سے تراشی گئی ہیں لیکن ہمارے مخدوم بزرگوار خالہ کرم مولانا حافظ عبدالاول صاحب نے تمام فیضہ نے یہ کتاب جسکا
نام شجرات طیبات ہے ایسی مفید عام لکھی ہے جو بالعموم تمام سلاسل مروجہ کے مسلکین و مریدین کیلئے نہایت نافع رہنما ہے اور
طریقہ محمدیہ پر اعتراض کرنیوالوں کے جواب کیلئے زبردست تازیانۂ تنبیہ ہے اور اہل طریقت کیلئے حرز جان اور ارباب شریعت
کیلئے مقوی ایمان ہے ۳ جمادی الاولی ۱۳۲۷ھ راقم خاکسار ابوالبشر نبیرہ حضرت مولانا شاہ کرامت علی جونپوری قدس سرہ العزیز

مختصر حالات حضرت [illegible]

[illegible] حامی فروع و اصول حضرت مولانا [illegible] حافظ حاجی عبدالاول [illegible] پوری
[illegible] بنگال جناب مولانا کرامت علی صاحب [illegible] کے چھوٹے [illegible] آپ کی ولادت [illegible]
[illegible] اور وفات ۱۳۲۹ھ [illegible] جتنی [illegible] کی عمر میں
[illegible] تدریس انجام دی ہیں وہ آپ کی کرامت شمار کیجا سکتی ہیں اس قلیل زمانہ میں [illegible]
[illegible] تبلیغ اسلام کرنا اور فرقہ باطلہ سے صدہا مباحثہ کرکے ان کو راہ حق پر لانا عربی مدارس اور تجوید [illegible]
[illegible] کے کثرت سے مدرسوں کو قائم کرنا اور ساتھ ہی ساتھ اکیسو تیس کتابوں کا تصنیف کرنا اس [illegible]
[illegible] سوائے کرامت کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ آپ کی تصانیف ایسی بلند پایہ ہیں کہ مدرسوں کے
نصاب میں داخل ہیں۔ اور جسقدر کتابیں آپ نے لکھی ہیں سب دینی ضروریات کے لئے ہیں۔ آپ تلاوت
[illegible] اور تصانیف کو اپنا مقصد حیات سمجھتے تھے۔ انتقال سے چند ماہ قبل جلالین شریف کا ایک
مکمل مبسوط حاشیہ لکھنے کی تیاری میں تھے اور تمام انتظامات مکمل تھے کہ سفر بنگال در پیش ہوا متوسلین
کے اصرار و درخواست پر آپ ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ یوم شنبہ کو مکان سے جانب فرید پور روانہ ہوئے۔
اور جب فرید پور پہنچے تو اچانک فالج کا حملہ ہوا جس سے سخت علیل ہوئے اور آپ کی حالت دن بدن ابتر ہوتی گئی
[illegible] علاج بالکل بے اثر [illegible] کلکتہ لائے گئے اور وہیں شب شنبہ ۱۲ شوال کو داعی اجل کو لبیک
کہی۔ مزار آپ کا مانک تلہ۔ عبدالرحمن خان صاحب کے باغ میں ہے۔ جو کہ زیارت گاہ عامہ مومنین ہے۔
آپ کی وفات پر ایک صاحب ذوق بزرگ کے دل پر تاریخ وفات کی یہ آیت قرآنی منکشف ہوئی۔

فَلَهٗ اَجْرٌ عَظِیْمٌ

۱۳۲۹ھ

حضرت مولانا حافظ حاجی عبدالاول صاحبؒ کی اولاد کے اسمائے گرامی

- مولانا [illegible]
- مولانا حاجی عبد[illegible] صاحب
- مولانا حافظ حاجی عبدالسلام صاحب
- حاجی حافظ محمد [illegible] صاحب
- [illegible]
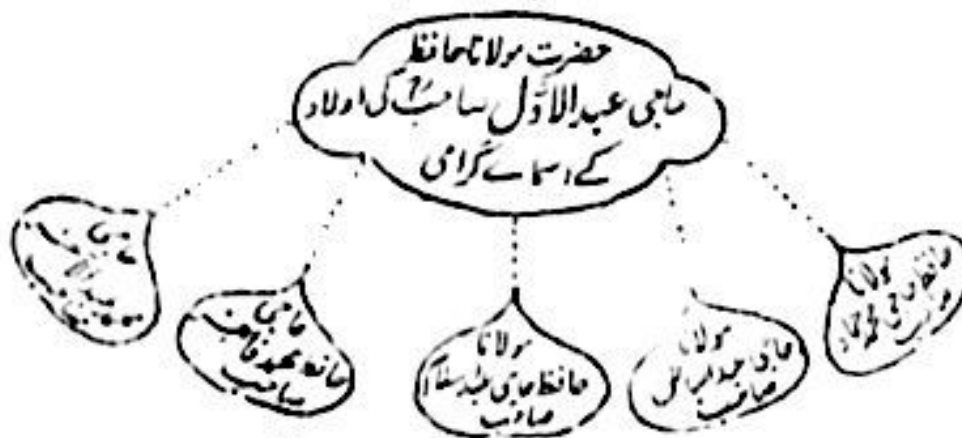
راقم عبدالسلام ابن حضرت مولانا حاجی حافظ عبدالاول صاحب رحمۃ اللہ علیہ